REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS-PAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
و علیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3.

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد ۲۶
شمارہ ۱۵

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر:- جاوید اقبال اختر
محمد انعام غوری

ہفت روزہ بدر قادیان

شرح چندہ:-
سالانہ ـــ ۱۵ روپے
ششماہی ـــ ۸ روپے
ممالک غیر ـــ ۳۰ روپے
فی پرچہ ـــ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN PIN. 143516.

۲۳ ربیع الثانی ۱۳۹۷ ہجری | ۴ ارشہادت ۱۳۵۶ ہش | ۴ ار اپریل ۱۹۷۷ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱ ارشہادت (اپریل) سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مورخہ یکم اپریل ۱۹۷۷ء کے الفضل کے ذریعہ موصولہ تازہ اطلاع مظہر ہے کہ "ضعف کی شکایت ہے"۔ احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

٭ ـــ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق بھی مورخہ یکم اپریل کی اطلاع ہے کہ "کل (۳۱/۳) بخار کچھ کم ہو گیا۔ مگر بے چینی اور کمزوری بہت رہی۔ بیہوشی کی حالت بھی ہو جاتی رہی"۔ احباب حضرت سیدہ موصوفہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے بھی دعا فرماویں۔

قادیان ۱ ارشہادت (اپریل) حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع اہل و عیال و جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ۔

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

جماعتِ احمدیہ کی طرف سے انگلستان میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت کی جدوجہد!

احمدیہ مسلم مشن لنڈن کی ششماہی رپورٹ

از مکرم مولوی منیر الدین صاحب شمس نائب امام مسجد احمدیہ فضل لنڈن

یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل اور احسان ہے۔ کہ باوجود بے شمار مشکلات کے اللہ تعالیٰ کے فرشتوں کا سعید دلوں پر نزول ہو رہا ہے۔ اور جتنی مخالفت بڑھتی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے افضال اس کی نسبت ہزاروں گنا بڑھ کر جماعت پر نازل ہو رہے ہیں۔ فالحمد للّٰہ علیٰ ذٰلک۔ جماعتِ احمدیہ برطانیہ بھی گزشتہ سال اللہ تعالیٰ کے اس خصوصی فضل کی مورد بنی رہی ـــ جس کی مختصر تفصیل پیش کی جا رہی ہے ـــ!

بیعتیں ۱۹۷۶ء کے ستمبر سے جنوری ۱۹۷۷ء تک خدا تعالیٰ کے فضل سے ۵۲ سعید روحوں کو اللہ تعالیٰ نے قبولِ حق کی توفیق عطا فرمائی۔ جن باہمت احباب نے مخالفت کے طوفان میں سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شمولیت اختیار کی ہے ان کے لئے خصوصیت کے ساتھ دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو استقامت بخشے۔

تبلیغ اس ملک میں تبلیغ کے ذرائع دیگر ایشین یا افریقن ممالک کی نسبت محدود ہیں۔ سڑکوں پر یا پارکوں میں یا ٹرین وغیرہ میں سفر کرتے ہوئے تبلیغ کو معیوب سمجھتے ہیں۔ اس لئے ان ذرائع اور مواقع کو استعمال نہیں کیا جا سکتا لیکن اخبارات و رسائل کے ذریعہ۔ سکولوں، کالجوں اور سوسائٹیوں میں تقاریر کے ذریعہ اور چرچوں میں تقاریر کے ذریعہ اسلام اور احمدیت کی تبلیغ کے دروازے کھلے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ برطانیہ نے بھی ان ذرائع سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی ہمیشہ کوشش کی ہے۔ اور ان کی یہ جدوجہد بفضلہ تعالیٰ ثمر آور بھی رہی ہے۔

پچھلے سال یہ فیصلہ کیا گیا۔ کہ چونکہ عالمی اسلامی فیسٹول کا انعقاد انگلستان میں ہو رہا ہے۔ اس لئے جماعت کو بھی اپنی تبلیغی سرگرمیاں تیز تر کر دینی چاہئیں۔ چنانچہ اہلِ فرنگ کو اسلام سے روشناس کرنے کے لئے اخبارات THE - GUARDIAN اور TIMES - میں اشتہارات کا ایک سلسلہ شروع کیا گیا۔ ان اشتہارات میں اسلام کی برتری دیگر ادیان پر اور کلمہ طیبہ عربی میں اور اس کا ترجمہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی کا ذکر کیا گیا تھا۔ انگریزی اخبارات میں بالخصوص ان دو اخبارات میں اشتہارات کا شائع کرنا بہت مالی اخراجات کا تقاضا کرتا ہے۔ اس سلسلہ میں دوستوں نے مثالی تعاون فرمایا۔ اور مختلف دوستوں نے اشتہارات کے فنڈ میں کثیر رقوم ادا فرمائیں۔ احباب کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ ان اشتہارات کے نتیجہ میں ہمیں متعدد متلاشیانِ حق کے خطوط موصول ہوئے۔ جن کو لٹریچر بھجوایا گیا۔ نیز ہمارا تعارف یہاں کے ذرائع ابلاغ سے بھی ہوا۔ ارادہ ہے کہ اس سال بھی اس سلسلہ کو جاری رکھا جائے۔

بی بی سی میں نمائندگی بی بی سی کے پروگرام QUEST نے اسلام پر ایک پروگرام نشر کیا۔ جس میں انہوں نے محترم امام بشیر احمد صاحب رفیق کو دعوت دی۔ کہ اسلام کے بارہ میں ایک تفصیلی انٹرویو نشر کریں۔ چنانچہ قریباً ایک گھنٹہ کا یہ پروگرام جس کا بڑا حصہ محترم امام صاحب کے ساتھ انٹرویو پر مشتمل تھا نشر ہوا۔ محترم امام صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کے چیدہ چیدہ واقعات بیان کئے۔ نیز THE MESSAGE نامی فلم پر احتجاج بھی کیا۔ جو پچھلے چند ماہ سے انگلستان کے سینماؤں میں دکھائی جا رہی ہے۔ اور جس میں صحابہ کبار حضرت بلالؓ اور حضرت زید بن ثابت وغیرہ دکھائے گئے ہیں۔

اس سلسلہ کی ایک اور کڑی محترم امام صاحب کے ۹ ٹیلی ویژن انٹرویو بھی ہیں۔ جو آپ نے جنوری ۱۹۷۷ء میں ریکارڈ کرائے۔ اور جو فروری میں SOUTHERN. T.V پر دکھائے گئے۔ ہر انٹرویو ۵ منٹ کا تھا۔ اسلام کے بارے میں تمام سوالات کے محترم امام صاحب نے جواب دیئے۔ یہ انٹرویو لاکھوں افراد نے دیکھے اب پروڈیوسر نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ ان انٹرویوز پر مشتمل ایک فلم بنا کر سارے برطانیہ میں اس کی نمائش کرے۔ چنانچہ ان دنوں پروڈیوسر سے مل کر مزید مواد ان کو مہیا کر کے دیا جا رہا ہے۔

اسی سلسلہ کی ایک اور کڑی اخبارات کو انٹرویو بھی دینا ہے۔ چنانچہ محترم امام صاحب نے اخبار SURREY COMMET کو ایک تفصیلی انٹرویو دیا۔ جو اخبار نے شائع کیا۔ یہ انٹرویو اخبار کے پورے صفحہ پر پھیلا ہوا ہے۔ الحمد للہ۔ یہ اخبار مسجد کے ارد گرد کے چار پانچ علاقوں کو COVER کرتا ہے۔ اور اس کے ہفتہ میں دو ایڈیشن شائع ہوتے ہیں۔ انٹرویو دونوں ایڈیشنوں میں شائع کیا گیا ـــ

ہستیٔ باری تعالیٰ پر اہم سیمینار

انگلستان میں روحانیت کے فقدان کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ ہستیٔ باری تعالیٰ کے منکر ہیں۔ خدا تعالیٰ پر ایمان نہ ہونے کی وجہ سے اخلاقی گراوٹ اور گناہوں پر دلیری زوروں پر ہے۔ عیسائیت اب برائے نام ہی رہ گئی ہے۔ اور یہ بات پورے وثوق سے کہی جا سکتی ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مشن کسرِ صلیب پایۂ تکمیل کو پہنچ گیا ہے۔ کیونکہ اب چرچ کا اثر بالکل ہی نہ ہونے کے برابر ہے۔ (آگے صفحہ ۲ پر ملاحظہ فرمایئے!)

طابع صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان (پن ۱۴۳۵۱۶) سے شائع کیا۔ پروپرائٹر۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۷ شہادت ۱۳۵۶ ہش

اسلامی پردہ ـــ اس کی ضرورت اور حکمت

اسلامی تعلیم کی رُو سے مسلم خواتین کو جو مخصوص رنگ کے پردہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس کی خوبیوں اور حقیقت سے ناواقفیت کی بناء پر غیروں کو تو اس پر تردّد ہو سکتا ہے۔ لیکن ان کی دیکھا دیکھی بعض ناسمجھ مسلم خاندان بھی اسلام کے ان پُرحکمت احکام کی بجاآوری میں نہ صرف کمزوری دکھاتے ہیں بلکہ بسا اوقات اسے غیر مفید اور عورت پر ناواجب قسم کی پابندی اور حقیقی ترقی دینے والے متعلقہ نازک کی ترقی میں روک سمجھتے ہیں۔ اس لئے آج کی صحبت میں اپنی بہنوں اور کو مدنظر رکھتے ہوئے اس اہم مسئلہ پر مختصراً گفتگو کی جاتی ہے۔

اسلامی پردہ کی حدود وکیفیت کیا ہے۔ اس کی تفصیلات ایک تفصیلی مضمون چاہتی ہیں۔ بطور خلاصہ بیانات ذہن نشین کرنے کی خاطر درحقیقت اسلام نے عورت کو جو پردہ کا حکم دیا ہے تو اس میں اس کی حقیقت یا درجہ کی کمی کرنا مقصود نہیں بلکہ اس کی عزت کو بڑھانا اس کا احترام قائم کرنا اور معاشرہ کی بہت سی ایسی بُرائیوں اور خرابیوں سے عورت ذات کو محفوظ رکھنا ہے کہ پردہ کا التزام نہ ہونے کی صورت میں ان سب کا پیدا ہونا اغلب ہے۔ اسلامی پردہ کے بارہ میں معترضانہ صورتِ حال زیادہ تر مغربی تہذیب کا نتیجہ ہے۔ حالانکہ مغرب میں مردوں اور عورتوں کے آزادانہ اختلاط سے جو بھیانک نتائج سامنے آچکے ہیں۔ وہ نہ تو کسی سے پوشیدہ ہیں اور نہ ہی فطرتِ انسانی ایسی جنسی بے راہ روی کو پسند کرتی اور اسے قبول کر سکتی ہے!

علاوہ ازیں دُنیا میں ہمارا مشاہدہ ہے کہ جس قدر بیش قیمت اشیاء ہیں قدرت نے ان کو ایک مضبوط پردہ اور غلاف سے محفوظ کر رکھا ہے۔ جیسے جملہ جواہرات ہیں۔ مثلاً یہ موتی ہے۔ بادام ہیں۔ اسی طرح اخروٹ وغیرہ وغیرہ ـــ اسلامی تعلیم کی رُو سے عورتوں کو بھی وہ پردہ رکھنے کی غرض ان کی عزّت و ناموس کی حفاظت اور اس کی نازک طبیعت سے ناجائز فائدہ اُٹھانے والے خائنوں سے بچانا ہے!

اس کے ساتھ ساتھ اسلامی پردہ سے مراد یہ بھی نہیں کہ عورت اپنے گھر کی چاردیواری میں محصور ہو کر رہ جائے۔ اور اُسے علمی اور عملی ترقی سے روک دیا جائے۔ بلکہ پردہ کی رعایت سے عورت کے لئے جملہ ترقیات کے مواقع موجود ہیں۔ البتہ اپنی خلقی حیثیت کو دیکھ کر ان ترقیات کی تحدید اس کا فرضِ منصبی ہے۔

حیا عورت کا زیور ہے۔ اسلام نے عورت کے فطرتی شرمیلے پن اور حیا کو مسخ نہیں ہونے دیا۔ کیونکہ حیاء اور شرم اُس کی شرافت و نجابت کی زبردست علامت ہے اُس کے وقار اور حُسنِ معنوی کو دلوں میں بڑھانے کا موجب ہے۔ جن قوموں میں اسلام کے باضابطہ پردے کا رواج نہیں ان کے نزدیک بھی عورت کے اس فطرتی وصف شرم و حیاء کو عورت کے حق میں قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ درحقیقت یہ فطرت کی آواز ہے جو شریف و نجیب خاندان کی بہو بیٹیوں اور جملہ خواتین کو شرم و حیا کا پیکر ہونا پسندیدہ سمجھتے ہیں۔ چنانچہ مشرقی عورت اب بھی اپنی اس فطرتی خوبی کے بہت قریب ہے۔ جبکہ مغربی تہذیب نے عریانیت اور حیوانیت پسندی کے سبب اُس کے اس فطرتی وصف کو پامال کر دیا ہے۔

اسلام چونکہ دینِ فطرت ہے۔ اس لئے اس نے عورت کے اس فطرتی وصف اور خوبی کو نہ صرف ضائع ہونے سے بچایا ہے بلکہ پردے کے حکیمانہ طریق سے عورت کے حُسنِ معنوی کو ایسا نکھار بخشا ہے جس سے عورت کی شخصیت، معاشرہ میں نہایت درجہ باوقار اور دِلی عزّت و احترام اور قدر و منزلت کی حامل بن گئی ہے۔

اس پس منظر میں اسلامی پردہ کے تفصیلی احکام پر نظر کی جائے تو اسلامی پردہ نہ صرف قابلِ اعتراض نہیں رہتا۔ بلکہ فطرتِ صحیحہ عورت کے لئے اسلامی پردہ کو ضروری قرار دیتی ہے۔

جہاں تک اسلامی پردہ کا تعلق ہے اس کا آغاز غضِّ بصر سے ہوتا ہے بمعاشرہ میں جنسی بے راہ روی کا نقطہ آغاز بھی بدنظری ہی ہے۔ اسی طرح اسلام نے عورت کو اپنے جسم کے قابلِ ستر اعضاء کو ڈھانکنے اور اپنی زینت کو نامحرم مردوں پر ظاہر کرنے سے روکنے کو پُروقار انداز تکلم اختیار کرنے تک سے پرہیز کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ ہر مسلمان عورت گھر سے باہر نکلتے وقت اسلامی پردے کا التزام کرے۔ اس سلسلہ میں چند قرآنی احکام کے الفاظ حسب ذیل ہیں: ـــ

(ا) ـــ قُل لِّلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ذَٰلِكَ أَزْكَىٰ لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ ۝ (سورۃ النور آیت ۳۰)

اس سے اگلی آیت میں فرمایا: ـــ

(ب) ـــ وَقُل لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ ـ

اس آیتِ کریمہ میں غضِّ بصر اور اپنی زینت کو نامحرموں پر ظاہر نہ کرنے کے ساتھ ساتھ یہ بھی فرمایا کہ مومن خواتین اپنی اوڑھنیوں کو اپنے سینہ پر سے گذار کر اور اس کو ڈھانک کر پہنا کریں۔ اسی بات کو ایک دوسرے مقام پر ذرا مزید وضاحت کے ساتھ فرمایا:

(ج) ـــ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِن جَلَابِيبِهِنَّ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَن يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ۝ (سورۃ احزاب آیت ۶۰ ع ۸)

اس آیت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ کہہ کر خصوصیت سے خطاب فرمایا ہے کہ اے نبی اپنی بیویوں اور اپنی بیٹیوں اور مومنوں کی بیویوں سے کہہ دے کہ جب وہ باہر نکلیں تو اپنی بڑی چادروں کو سروں پر سے گھسیٹ کر اپنے سینوں تک لے آیا کریں۔ یہ امر اس بات کو ممکن بنا دیتا ہے کہ وہ پہچانی جائیں اور ان کو تکلیف نہ دی جائے۔ اور اللہ بڑا بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اس آیت کے ہوتے ہوئے ہمیں نہیں سُوجھتا کہ کسی بھی مسلمان کہلانے والے مرد کو اپنی بیٹی یا اپنی بیوی کو پردہ کرانے یا کسی عورت کو خواہ وہ بیٹی ہے یا بیوی یا ماں، خود اسلامی پردہ کا التزام کرنے میں کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہیئے۔ جس صورت میں کہ تاریخ اس بات پر شاہد ناطق ہے کہ اس آیتِ کریمہ کے نزول کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات نے، آپؐ کی بیٹیوں نے اور تمام مسلمان خواتین نے اسلامی پردہ کا التزام کرلیا، تو کون مسلمان ہے جو آنحضرت صلعم کی ازواج مطہرات، بیٹیوں اور اس وقت کی مسلم خواتین سے بڑھ کر اپنی بیویوں، بیٹیوں اور عام مسلم خواتین کی شان کو سمجھے اور پردے کے التزام اور احکام خداوندی کی تعمیل میں پس و پیش کرے۔ اور جو کوئی ایسا کرتا ہے وہ خود فیصلہ کرلے کہ وہ کہاں کھڑا ہے اور دین اسلام اور پاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اس کا ایمان کس درجہ کا ہے۔ درحقیقت اس زمانہ کے مسلمانوں کی یہ ایمانی کمزوری ہے کہ مسلمان کہلاتے ہوئے اسلام کے تاکیدی احکام سے سرتابی کرتے ہیں۔ اور ان کا التزام کرنے سے گریز کی راہ اختیار کرتے ہیں۔!

اگر ان میں اُسی طرح کا ایمان پیدا ہو جائے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے مسلمانوں میں تھا اور ان مسلم خواتین کے دلوں میں تھا اور اسلام سے اُسی طرح کی محبت اور پیار دل میں جگہ پالے تو ان کے لئے پردہ کے احکام ذرا بھی بوجھل محسوس نہ ہوں۔

اسلامی پردہ کے خلاف رائے رکھنے والے نام نہاد مسلمانوں کی طرف سے اس وقت کے بہت سے اسلامی ممالک میں مسلمان خواتین کے پردہ نہ کرنے کی بات کو پیش کیا جاتا ہے۔ اس پر بھی ہمارا جواب یہی ہے کہ وہ لوگ نام کے مسلمان ہیں حقیقی مسلمان نہیں۔ اگر حقیقی مسلمان ہوتے تو قرآن پاک کی ان آیات پر ان کا عمل ہوتا جن میں مسلم خواتین کو پردہ کرنے کا حکم ہے۔ دراں حالیکہ وہ قرآن کریم کے لفظ لفظ پر اپنے ایمان کا اظہار کرتے ہیں۔ مگر یہ بھی کوئی ایمان ہے کہ جن احکام پر چاہا عمل کرلیا اور جن کو چاہا ٹھکرا دیا أَفَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ الْكِتَابِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ کی تہدید تو قرآن مجید میں یہود کو ہوئی تھی۔ لیکن کیا ایسا کرکے آج کے مسلمان خود، یہود و نصاریٰ کے قدم بہ قدم نہیں جا رہے ـــ؟

سورۃ احزاب میں جہاں پردے کی حکیمانہ تعلیم کے بعض ضروری حصّوں پر لطیف پیرائے میں روشنی ڈالی گئی ہے وہاں اسی سورت کے پانچویں رکوع میں یہ آیت کریمہ بھی موجود ہے جو ہر سچے مسلمان مرد اور عورت کو پوری متانت اور سنجیدگی سے غور و فکر کی دعوت دیتی رہتی ہے۔ (آگے صفحہ ۱۱ پر ملاحظہ فرمائیے!)

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے موافق جماعت احمدیہ کے اموال اور اس کے نفوس میں بہت برکت دی ہے

اس برکت کی وجہ سے احباب جماعت پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بندے بنیں

اپنے اندر خشیت اللہ پیدا کریں اور اپنی ہر چیز خدا کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار رہیں

جماعت کا مالی سال ختم ہو رہا ہے دوست نہ صرف اپنے بجٹ کو پورا کریں بلکہ اس سے زیادہ قربانیاں پیش کریں!

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۱۱ امان ۱۳۵۶ ہش مطابق ۱۱ مارچ ۱۹۷۷ء۔ بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ۔

سورہ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات قرآنیہ کی تلاوت فرمائی:۔

اَیَحۡسَبُوۡنَ اَنَّمَا نُمِدُّہُمۡ بِہٖ مِنۡ مَّالٍ وَّ بَنِیۡنَ ۙ۝ نُسَارِعُ لَہُمۡ فِی الۡخَیۡرٰتِ ؕ بَلۡ لَّا یَشۡعُرُوۡنَ ۝ اِنَّ الَّذِیۡنَ ہُمۡ مِّنۡ خَشۡیَۃِ رَبِّہِمۡ مُّشۡفِقُوۡنَ ۙ۝ وَ الَّذِیۡنَ ہُمۡ بِاٰیٰتِ رَبِّہِمۡ یُؤۡمِنُوۡنَ ۙ۝ وَ الَّذِیۡنَ ہُمۡ بِرَبِّہِمۡ لَا یُشۡرِکُوۡنَ ۙ۝ وَ الَّذِیۡنَ یُؤۡتُوۡنَ مَاۤ اٰتَوۡا وَّ قُلُوۡبُہُمۡ وَجِلَۃٌ اَنَّہُمۡ اِلٰی رَبِّہِمۡ رٰجِعُوۡنَ ۙ۝ اُولٰٓئِکَ یُسٰرِعُوۡنَ فِی الۡخَیۡرٰتِ وَ ہُمۡ لَہَا سٰبِقُوۡنَ ۝ (المؤمنون آیات ۵۶ تا ۶۲)

اور پھر فرمایا:۔

اس دُنیا میں مال و دولت اُن لوگوں کو بھی دی جاتی ہے جن سے ہمارا رب ناراض ہوتا ہے۔ اور انہیں بھی دی جاتی ہے جن پر ہمارے رب کی رحمتیں نازل ہو رہی ہوتی ہیں۔

یہ آیات جن کی میں نے ابھی تلاوت کی ہے ان میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ کسی آدمی کو مال و دولت کا مل جانا یا اس کے پاس مال و دولت کی فراوانی یا اس کی نسل میں برکت کا پایا جانا یعنی یہ کہ خدا تعالیٰ کسی کی اولاد کو کثرت سے بڑھا رہا ہو تو اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ ایسے لوگ

خُدا تعالیٰ کی راہ میں نیکیاں کرنے والے

ہیں اور گویا خُدا تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ وہ اَور بڑھ چڑھ کر نیکیاں کریں۔ بلکہ وہ خدا تعالیٰ کو ناراض کرتے ہیں دولت کے غلط استعمال سے۔ وہ اپنے جتھے کے زور پر ظلم اور فساد بپا کرنا چاہتے ہیں۔ لوگوں کو تنگ کرتے ہیں۔ اور بھلائی کی باتوں اور خیر خواہی کی راہوں کو اختیار نہیں کرتے۔

پس کسی کے پاس محض مال کا ہونا یا کثرت سے دولت کا ہونا یا آبادی کا زیادہ ہونا جیسا کہ آجکل یورپین ممالک ہیں اور اسی طرح دہریہ ممالک ہیں۔ ان کے پاس دولت بھی بڑی ہے اور جتھہ بھی بڑا ہے۔ بعض ممالک کی کل آبادی سے زیادہ تو اُن کی فوجیں ہی ہیں۔ غرض محض دنیوی اموال اور نسل کی کثرت خدا تعالیٰ کے پیار کا نشان نہیں ہوتے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کے

پیار کا نشان

یہ ہے کہ جہاں تک خُدا تعالیٰ سے تعلق کا معاملہ ہے خشیۃ اللہ ہونی چاہیئے اور خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو راہِ راست پر قائم رکھنے یا صراطِ مستقیم کی طرف کھینچنے کے لئے جو آسمانی نشان ظاہر کرتا ہے اس کو سمجھنے کی توفیق پانا اور اُن پر ایمان لانا ضروری ہے۔ انسان کے دِل میں کسی قسم کا شرک نہ ہو۔ نہ وہ اپنے مال کو کچھ سمجھے اور نہ اپنے جتھے کو کچھ سمجھے اور نہ اپنے نفس کو کچھ سمجھے بلکہ جو کچھ بھی توفیق پائے اور جو کچھ بھی حاصل کرے اُسے محض اللہ تعالیٰ کی عطا سمجھے اور اس کا فضل اور رحمت تصور کرے۔ اور جو کچھ بھی اُسے ملے اس کا فائدہ وہ دوسروں کو بھی پہنچانے والا ہو۔ اور ڈرتا رہے کہ کہیں بظاہر خیر کے یہ اعمال اور نیکی کی یہ باتیں ریا کے نتیجہ میں یا تکبر اور فخر کی وجہ سے اُسے خُدا تعالیٰ سے دُور لے جانے والی نہ بن جائیں۔ انسان ہر وقت اس بات کو یاد رکھے کہ ایک دن اُسے خُدا کے حضور حاضر ہونا ہے۔ اور پھر خُدا تعالیٰ نے فیصلہ کرنا ہے کہ وہ نیکیاں مقبول ہونے کے قابل تھیں یا نہیں۔ فرمایا اُولٰٓئِکَ یُسٰرِعُوۡنَ فِی الۡخَیۡرٰتِ یہ لوگ ہیں جو نیکیوں میں جلد جلد آگے بڑھنے والے ہیں محض مال کوئی چیز نہیں۔ نہ اس سے ہمیں یہ پتہ لگتا ہے کہ چونکہ کسی شخص کے پاس کثرت سے دولت پائی جاتی ہے اس لئے اللہ تعالیٰ اس سے بڑا خوش ہے۔ اور یہی حال کثرتِ نسل کا ہے جس کے نتیجہ میں ایک اقتدار پیدا ہوتا ہے۔ ہم نے اپنے ملک میں بھی دیکھا ہے بعض دیہاتی اور شہری خاندان اپنی خاندانی کثرت کے نتیجہ میں کمزور خاندانوں پر ظلم کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ اور یہ نہیں سوچتے کہ آخر اولاد تو خدا ہی دیتا ہے اور خدا تعالیٰ نے یہ اعلان کیا ہے کہ میرا کثرت بخشنا یہ نہیں ظاہر کرتا کہ تم نے نیکیاں کیں اور مَیں نے انعام دیا۔ بلکہ یہ بتاتا ہے کہ مَیں نے تمہارا امتحان لینا چاہا۔ اگر تم امتحان میں ناکام ہو گے تو میرے فضلوں اور رحمتوں کو حاصل کرنے والے نہیں ہو گے۔ بلکہ میرے

غضب اور قہر کی تجلّیات

تم پر ظاہر ہوں گی۔ لیکن اگر خشیۃ اللہ رکھو گے اور خدا تعالیٰ کے نشانات پر ایمان لاؤ گے تو حقیقی نیکی کرنے والے بن جاؤ گے۔

آیات کا لفظ قرآن کریم میں متعدد جگہ استعمال ہُوا ہے۔ اور اپنے اندر بہت وسیع معانی رکھتا ہے۔ مَیں اس وسعت میں تو اس وقت نہیں جانا چاہتا۔ کیونکہ جیسا کہ آپ جانتے ہیں لمبا عرصہ مجھے انفیکشن رہی ہے اور اس کے علاج کے لئے ڈاکٹر بڑی تیز دوائیں دیتے ہیں۔ اس بیماری کی وجہ سے مَیں اب بھی کمزوری محسوس کر رہا ہوں۔ چونکہ دوائی چھوڑے ہوئے کچھ دن ہو گئے ہیں اور جسم کی کیفیت بھی کچھ ایسی ہو رہی ہے اس لئے مَیں یہ خطرہ بھی محسوس کر رہا ہوں کہ انفیکشن پھر زیادہ نہ ہو گئی ہو۔ مَیں بھی دُعا کرتا ہوں آپ بھی دُعا کریں۔ اللہ تعالیٰ مجھے صحت سے رکھے۔ اس لئے مَیں اس مضمون کی تفصیل میں جانا نہیں چاہتا۔ مَیں اپنے بھائیوں کو اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جماعت پر اتنا فضل اور اتنا رحم کیا ہے ان ہر دو پہلوؤں کے لحاظ سے بھی جن کا یہاں ذکر کیا گیا ہے یعنی مال و دولت اور اولاد کی کثرت جیسا کہ وعدہ کیا گیا تھا اور

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً بتایا گیا تھا

کہ آپ کے ماننے والوں کے اموال میں اور ان کے نفوس میں کثرت بخشی جائے گی وہ پُورا ہُوا۔ چنانچہ اُس وقت آپ کا ایک ایک صحابی بظاہر کمزور، دُنیا کا دھتکارا ہُوا تھا اور ان میں کوئی جسمانی طاقت نہیں تھی مگر پھر خدا تعالےٰ نے ایسی برکت ڈالی کہ ایسے بیسیوں سینکڑوں صحابہ ہیں جن میں سے ہر ایک کو خدا تعالےٰ کی راہ میں جسمانی طاقتوں کے خرچ کرنے کی توفیق ملی جس کے نتیجہ میں ہر ایک اپنے پیچھے سینکڑوں بچے بچیاں پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں چھوڑ کر اس دُنیا سے رخصت ہُوا۔ یعنی اُن کے نفوس میں بھی بڑی کثرت سے برکت بخشی گئی۔ مَیں نے کئی دفعہ بتایا ہے ہمارے بعض بزرگ ایسے بھی تھے جو پانچ پانچ روپے ماہوار گزارہ لینے والے تھے مگر آج اُن کی اولاد ہزاروں روپے کما رہی ہے۔ ایک بزرگ کے متعلق تو مجھے ذاتی طور پر علم ہے کہ اُن کے چار پانچ بچے تھے جو اپنے وقت میں دس دس ہزار روپے مہینہ کما رہے تھے۔ لیکن یہ کثرتِ اولاد یا کثرتِ مال و دولت ہم پر ایک ذمہ داری ڈالتی ہے۔ اور وہ یہ کہ ہم اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بندے بنیں۔ ہم اپنے اموال کو بھی خدا کی رضا اور خوشنودی کے لئے خرچ کرنے والے ہوں۔ اور اپنی اولادوں کی بھی اس طرح تربیت کرنے والے ہوں کہ وہ بنی نوع انسان کے لئے خیر و برکت کے سامان پیدا کرنے والی ہوں۔ کسی کو دُکھ نہ پہنچانے والی ہوں۔ اُن کے دِل میں ہر وقت خشیۃ اللہ رہے۔

اب ہماری زندگیوں میں جو پچھلے چند دن گزرے ہیں ان میں بعض باہر سے دوست ملنے آتے تھے۔ مجھ سے باتیں کرتے تھے۔ اور خوش تھے اِس بات پر کہ وہ ہر روز خدا کے نشان دیکھتے ہیں۔ اس تفصیل میں تو مَیں اس وقت نہیں جاؤں گا۔ وقت کی بھی تنگی ہے اور بعض تفاصیل بتانی بھی مناسب نہیں ہوتیں۔ سب سمجھتے ہیں۔ غرض یہ آیات یہ نشان اور اپنے رب کے پیار کی یہ علامتیں دیکھنے کی طرف بھی توجہ کرنی چاہیئے۔ انہیں سمجھنا چاہیئے اُن سے اثر قبول کرنا چاہیئے اور کثرت سے

خُدا کی تسبیح و تحمید کرنی چاہیئے

دوستوں کو اپنے اموال خُدا کی راہ میں اس کی رضا کے حصُول کے لئے زیادہ بشاشت کے ساتھ خرچ کرنے چاہئیں۔ اور اپنی اولادوں کی تربیت اِس طرح کرنی چاہیئے کہ احمدیوں کے گھروں میں ایسی نسل پیدا ہو جو خدا کے ہر بندہ کی خواہ اس کا مذہب اور عقیدہ کچھ ہی ہو۔ یا کہیں کا رہنے والا ہو۔ رنگ اور نسل کے امتیاز کے بغیر بنی نوع انسان کی خیر خواہی کرنے والی ہو۔ تاکہ دُنیا میں انقلابِ عظیم بپا ہو جائے۔ انقلاب مختلف شکلوں میں رُونما ہوتے ہیں۔ بعض دفعہ نوعِ انسانی کی زندگی میں خونی انقلاب آتے رہے ہیں۔ اور بعض انقلاب محبّت کی فراوانی کے انقلاب آتے رہے ہیں۔ جیسا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک انقلاب عظیم بپا ہُوا۔ اور وہ انقلابِ عظیم بپا ہُوا تھا نوعِ انسانی کی خیر خواہی کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یہ جو دُنیا نے انقلابِ عظیم دیکھا کہ سارا بُت پرست عرب مسلمان ہو گیا۔ اور اس انقلاب نے وحشی اور درندہ صفت لوگوں کو اِنسان بنا دیا۔ صرف انسان ہی نہیں باخدا اور خدا ترس اِنسان بنا دیا۔ لوگوں کی بھلائی کے لئے ایک قوم پیدا کر دی۔ یہ کس بات کا نتیجہ تھا۔ یہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شبینہ دُعائیں تھیں جو راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر آپؐ دُنیا کے لئے کیا کرتے تھے۔ چنانچہ آپؐ کی قوتِ قدسیہ کے نتیجہ میں اُمّتِ مسلمہ میں کئی بزرگ پیدا ہوئے جنہوں نے دُعاؤں کے ذریعہ

نوعِ انسانی کی خیر خواہی

کے لئے اللہ تعالےٰ کے حضُور التجا کی اور خدا تعالےٰ نے اُن کی دُعاؤں کو قبول کر کے غیر مُسلموں کو اسلام کی آیات کے سمجھنے کی توفیق دی۔ اور اِس طرح اسلام صدیوں تک مُلک مُلک علاقہ علاقہ میں پھیلتا رہا۔ اور آج وہ زمانہ ہم تک پہنچ گیا۔ اور آج تو ساری دُنیا میں اسلام کو پھیلانے کا وقت ہے یہ زمانہ جیسا کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے محمدؐ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا اور آپؐ نے اُمّتِ محمدیہ کو بشارتیں دیں، غلبۂ اسلام کا زمانہ ہے۔ اِس لئے جو احمدی اولاد ہے۔ احمدیوں کی جو نفری، تعداد اور طاقت ہے اور اُن کو جو دولت دی گئی ہے۔ اس کا صرف ایک مصرف ہونا چاہیئے کہ خدا کی خشیت رکھتے اور آیات کو دیکھتے ہوئے اور ہر قسم کے شرک اور فخر اور تکبّر سے بچتے ہوئے محض موحد بن کر خالص موحّد بن کر خدا تعالےٰ کی راہ میں وہ اپنی ہر چیز قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہیں۔ یہ زمانہ صرف مال کی قربانی ہی نہیں مانگتا

اوقات کی قُربانی

بھی مانگتا ہے۔ توجّہ کی قُربانی بھی مانگتا ہے۔ زمانہ یہ چاہتا ہے کہ انسان بجائے اس کے کہ ناولیں پڑھے، وہ قرآن کریم پڑھے اور اس پر تدبّر کرے۔ زمانہ یہ قربانی مانگتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم کی جو تفسیر کی ہے انسان اس کو زیر مطالعہ رکھے۔ یہ عجیب علمی دولت ہے اور ایک ایسا خزانہ ہے جس کی دُنیوی مال و دولت قیمت ادا نہیں کر سکتے۔ اِس کی طرف ہر احمدی کو پوری توجّہ دینی چاہیئے۔

دوست نظامِ جماعت کے ماتحت چندے دیتے ہیں۔ لیکن مَیں سمجھتا ہوں کہ یہی تو سب کچھ نہیں۔ اس میں بھی

خُدا تعالےٰ نے بڑی برکت ڈالی ہے

اور احمدی کے دل کو بڑی وسعت عطا کی ہے۔ خدا کے فضل سے ہر سال پچھلے سال کی نسبت قدم آگے کی طرف بڑھا ہُوا ہے۔ مالی قربانیوں میں تیزی ہے، پھیلاؤ ہے، اور وسعت ہے کہ انسان حیران اور اس کی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔

اب پھر ایک مالی سال ختم ہو رہا ہے مجھے یقین ہے کہ جماعت اِس طرف بھی توجہ کرے گی۔ ہر جماعت اپنے اپنے بجٹ سے زیادہ قُربانیاں کرے گی۔ لیکن مَیں محض اِس طرف توجہ نہیں دلانا چاہتا مَیں تو اِن آیاتِ قُرآنیہ کی روشنی میں آپ کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے دل میں

خشیت اللہ پیدا کرو

خشیت اللہ، خشیت اللہ میں بھی فرق ہے۔ اس میں بھی ایک تدریجی ترقی ہوتی ہے۔ ہر علم میں ترقی ہوتی ہے، ہر انسان کے تجربے اور علم میں ترقی ہوتی ہے۔ اسی طرح خشیت اللہ کے میدان میں بھی آگے سے آگے بڑھو۔ خدا تعالےٰ تمہیں آیات کو جذب کرنے کی زیادہ توفیق دے۔ خدا تعالےٰ اپنے نشان تم پر پہلے کی نسبت زیادہ نازل کرے اور ان نشانات کو دیکھ کر تمہیں پہلے سے زیادہ تسبیح اور تحمید کرنے کی توفیق ملے۔ خدا کرے کہ شرک کسی دروازے سے بھی تمہاری زندگیوں میں داخل نہ ہو۔ اور جو کچھ خُدا نے تمہیں دیا ہے اُسے خُدا کے لئے خدا کے بندوں کی خیر خواہی کے لئے تم خرچ کرو۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

(روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۲۲ر مارچ ۱۹۷۷ء)

اخبارِ قادیان

★ محترم قریشی عطاء الرحمٰن صاحب ناظر بیت المال خرچ کو چند یوم قبل سخت بخار ہو گیا۔ فوری علاج معالجہ کیا گیا۔ اب بھی بسا اوقات بخار ہو جاتا ہے۔ اور اس کے علاوہ مختلف عوارض بھی لاحق ہیں۔ جن کے باعث کمزوری کافی ہے۔ احباب جماعت محترم موصوف کی کامل صحت کے لئے دُعا فرماویں۔

★ قادیان میں درویشانِ کرام کے بعض بچے بچیاں سکول اور کالج کے مختلف امتحانات میں شریک ہو رہے ہیں۔ سب کی نمایاں کامیابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

★ مکرم عبد الرحیم یونس صاحب آف کراچی بعد زیارت مقاماتِ مقدسہ مورخہ ۹ر ۷۷ کو واپس تشریف لے گئے۔

رنگون (برما) پارلیمنٹ آف ریلیجنز میں

اسلام کے متعلق احمدی مبلّغ کی کامیاب تقریر

رپورٹ مرسلہ مکرم خواجہ بشیر احمد صاحب امیر و مبلّغ انچارج (برما)

راما کرشنا مشن ٹمپل کے ٹرسٹی صاحبان نے پارلیمنٹ آف ریلیجنز کا اپنے مشن ہال میں بتاریخ ۲۶ فروری اہتمام کیا۔ جلسہ کے چیئرمین رنگون یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر ہتھن آؤن صاحب تھے۔ اس موقعہ پر خاکسار خواجہ بشیر احمد امیر و مبلغ انچارج احمدیہ مسلم مشن برما کو بھی اسلام کی نمائندگی کرنے کا موقعہ ملا۔ اور خدا کے فضل و کرم سے اس اہم دینی موضوع پر خاکسار کی تقریر بہت کامیاب رہی۔ اور سب کسی طرف سے پسند کی گئی۔ مقررین میں بُدھ مت کی جانب سے معکمہ آثار قدیمہ کے ہیڈ جناب تاثپان لہا صاحب، عیسائیت کی طرف سے دیورنڈ اومیبوچھنت صاحب اور ہندو مت کی طرف سے جناب اے۔ بی گوشل تھے۔

تقریب کے متعلق چند باتیں

منتظمین جلسہ نے انگریزی اخبار گارڈین میں پروگرام کے ساتھ اعلان کر رکھا تھا۔ نیز ہینڈ بل چیدہ چیدہ حضرات کو بھجوائے گئے تھے چنانچہ تمام مذاہب کے تعلیم یافتہ اور سمجھدار طبقہ کے عورت اور مرد شامل جلسہ ہوئے۔ پروگرام سے قبل ٹرسٹی صاحب کے کمرے میں چیئرمین اور مقررین کا آپس میں تعارف کرایا گیا اور چائے اور شیرینی پیش کی گئی۔ یہ میل ملاپ بھی دلچسپی سے خالی نہ تھا۔ بہرحال سٹیج پر آئے۔ چیئرمین نے تعارف کرایا۔ اس کے بعد بدھ مت کے مقرر نے خطاب کیا۔ بعدۂ عیسائیت کے منجھے ہوئے واعظ صاحب نے تقریر کی۔ اللہ تعالیٰ کے کام عجیب ہیں کہ ان کے بعد میرا نام تھا۔ حالانکہ میں نے مذاقاً کہا تھا کہ میں تو کم عمر ترین مذہب کا نمائندہ ہوں مجھے سب سے آخر میں رکھیں۔ مگر ٹرسٹی صاحب نے کہا کہ بحیثیت میزبان ہندو مت کو آخر میں رکھا گیا ہے۔ الحمد للہ جو ہوا خوب ہوا۔ خاکسار نے ہفتہ قبل ہی حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نیز حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل الاعلیٰ و تبشیر اور صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کو قادیان دُعا کے لئے لکھا ہوا تھا۔ محض اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان اور ان بزرگوں اور دُوسرے بہی خواہوں کی دُعاؤں کے طفیل خاکسار کی تقریر نہایت کامیاب رہی۔ چیئرمین صاحب نے میرا تعارف کرایا کہ احمدیہ مسلم مشن کے برما میں ہیڈ ہیں اور اسلامیات پر کئی کتب کے مصنف۔ تقریر کے بعد جب چیئرمین کے دائیں اپنی کرسی پر گیا تو میرے دائیں پادری صاحب نے سب سے پہلے مصافحہ کرکے تقریر کی تعریف فرمائی۔

تالیاں تو دوسرے مقررین کی تقریروں کے بعد بھی بجائی گئی تھیں لیکن خاکسار کی تقریر کے بعد لمبے عرصہ تک (موجودہ زمانہ کے رواج کے مطابق) تالیوں سے ہال گونجتا رہا۔ خیر اختتام جلسہ پر سٹیج سے اترا تو اللہ تعالیٰ کی شان ہے سب سے پہلے مکرم سردار زورا سنگھ صاحب سکھ رئیس اور روٹیرین نے بڑھ کر ہاتھ ملایا۔ اور فرمایا "اس شب کی بہترین تقریر اور اسلامی تعلیم کی بہترین نمائندگی مبارک ہو۔" سجدہ جگہ ملتی تو وہیں سجدہ ریز ہوتا مگر دوسرے غیر از جماعت اور اپنے احباب نے گھیر لیا۔ ایک صاحب کہنے لگے پادری صاحب کی تقریر سُن کر دل گھبرا رہا تھا کہ نہ جانے اسلام پر تقریر کیسی رہے گی۔ (یہ خوف بعض احمدی نوجوانوں کو بھی دامنگیر تھا) لیکن "آپ کی تقریر اوّل رہی۔" الحمد للہ سب مسلمان حاضرین کے چہرے کھلے ہوئے تھے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ اتنے بڑے مجمع کو جو تعلیم یافتہ طبقہ پر مشتمل تھا اور پھر اہم دینی مضمون پر خطاب کرنے کا یہ میرا پہلا موقعہ تھا۔ ویسے بفضلہ تعالیٰ مجھے ہزارہا کے مجمع کو خطاب کا بھی موقعہ ملا ہے مثلاً جب عزت مآب جناب محمد علی صاحب بوگرا (مرحوم) جو بعد میں پاکستان کے وزیر اعظم بنے جب یہاں سفیر پاکستان مقرر ہوئے۔ تو بحیثیت سیکرٹری آل برما پاکستان ایسوسی ایشن خاکسار نے اُن کو سٹی ہال میں پبلک سے متعارف کرایا۔ بلکہ ان کی انگریزی تقریر کو اُسی وقت اُردو میں بیان کر دیا جس پر وہ بعید متعجب ہوئے۔ اور یہی ہمارے بعد میں اچھے مراسم کا پیش خیمہ بنے۔ مگر وہ بات اور تھی۔ الغرض بہت سے مسلم اور غیر مسلم حضرات نے پوچھا کہ اگر سائیکلو سٹائیل کردہ ہو تو ایک کاپی دی جاوے۔ مگر افسوس کہ ہم نے ایسا نہ کیا تھا۔

اب کی جارہی ہے اور ریسوں تک جملہ حضرات تک پہنچا دی جائے گی۔ انشاء اللہ۔ دوستوں کا اصرار ہے کہ برمی ترجمہ شائع کیا جائے۔ جو انشاء اللہ تعالیٰ کیا جائے گا۔

تقریر کا خلاصہ اور ترجمہ۔

اس موقعہ پر کی گئی انگریزی تقریر کا خلاصہ اُردو میں افادۂ احباب کی خاطر درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

معزز چیئرمین و سامعین کرام!

آپ سب پر سلامتی ہو۔ راما کرشنا مشن کے ٹرسٹیوں کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے ایک ایسے مضمون پر تقریر کے لئے خاکسار کو مدعو کیا ہے جو مجھے بے حد عزیز ہے۔

مدت ہوئی کہیں پڑھا تھا کہ مشہور ادیب مسٹر چیسٹرٹن کو ایک مرتبہ اُن کے دوست نے کھانے پر مدعو کیا۔ بعد طعام جب وہ رخصت ہونے لگے تو میزبان نے ان کو ایک گلاب کا پھول پیش کیا۔ اس واقعہ کو مسٹر چیسٹرٹن نے اپنے خط میں بیان کیا کہ ہرچند زندگی میں انہیں بارہا پھول دئیے گئے۔ اور گلاب کی ایک کیاری خود اُن کے باغیچہ میں بھی ہے لیکن اُس شب کا پیش کردہ گلاب گلاب کے پھول کے علاوہ "کچھ اَور" بھی تھا۔ یقین جانیں کہ ان دو لفظوں "کچھ اَور" کی حلاوت ہنوز باقی ہے۔ میرے اور میرے مذہب اسلام کے درمیان بھی کچھ ایسا ہی معاملہ ہے۔ خاکسار اپنی فطرت اور پھر بزرگان کی تربیت کے تحت تمام پیشوایانِ مذاہب کی عزت کرتا ہے۔ لیکن اسلام میں مَیں نے انبیاء سابقہؑ کی تعلیمات کے خلاصہ کے علاوہ "کچھ اَور" بھی پایا ہے۔ اسلام محض ایک فلسفۂ اخلاق نہیں بلکہ فلسفۂ روحانیات و اخلاقیات بھی ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ نے تمام جہان کی رہنمائی کے لئے رسول کریمؐ کے ذریعہ عطا کیا ہے۔ یہ ایک خاص طریقِ زندگی ہے۔ ایمان باللہ۔ اور اس سے ذاتی محبت اور اس کی تمام مخلوق سے محبت، اس طرزِ زندگی کے اجزائے اعظم ہیں۔

جیسا کہ آپ حضرات کو علم ہے، اسلام دُوسرے مذاہب کے بالمقابل بہت کم عمر ہے۔ اسلئے اسلامی صحیفہ یعنی قرآن مجید دنیا کے لئے تازہ ترین رہنمائے ہدایت ہے۔ یہ پاک صحیفہ ایک سے زیادہ امور میں منفرد حیثیت رکھتا ہے۔

اوّل۔ یہ ایک ہی شخص کے ذریعہ ہم تک پہنچا ہے۔ یہ حدیث دیگراں نہیں۔ اس میں کسی شخص کا کچھ عمل دخل نہیں۔ بلکہ خالص اللہ تعالیٰ کی وحی ہے جو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر نازل ہوئی۔

دوئم:۔ یہ نہ عربوں کی تاریخ پر مشتمل ہے نہ جو رسول اللہ کے اوّلین مخاطب تھے اور نہ ہی خود رسول اللہؐ کی سوانح بیان کرنے والی کتاب ہے۔ سچ پوچھیں تو سارے قرآن میں ان کا نام آدھ درجن جگہ سے زیادہ نہیں آتا۔

سوئم:۔ یہ تمام و کمال خود رسول اللہؐ کی زندگی میں ہی ضبطِ تحریر میں آچکا تھا۔ اور حفظ کیا جاچکا تھا۔ اس کا ایک ایک لفظ اور پوری عبارت اوّل تا آخر محفوظ صورت میں بعینہٖ آج ہمارے ہاتھ میں ہے۔

چہارم:۔ اپنے حجم میں یہ دوسرے تمام صحیفوں سے مختصر ہے۔ اور اس کا اندازِ بیان ایسا ہے کہ اسے جلد حفظ کیا جاسکتا ہے۔ فرض کریں کہ خدانخواستہ کسی وجہ سے تمام قرآن کے نسخے برما میں تلف ہو جائیں تو یقین جانیں کہ زیادہ سے زیادہ ۴۸ گھنٹوں میں ہم تمام و کمال قرآن کریم کو صرف ایک حافظِ قرآن کے ذریعہ ٹیپ ریکارڈ کرلیں گے۔ تمام برما کو الگ رکھیں بلکہ پورے شہر رنگون کو بھی صرف رنگون شہر کے سنٹرل ایریا سے ہمیں ایسے ۲۰ حفاظ مل سکتے ہیں جنہوں نے تمام قرآن کو اپنے ذہن میں محفوظ کر رکھا ہے۔

معزز حضرات! میں نہایت مؤدبانہ عرض کرتا ہوں کہ کوئی دوسرا صحیفہ ایسا دعویٰ ہرگز نہیں کرسکتا۔ یہ بے جا غلو نہ ہوگا اگر میں یہ کہوں کہ کوئی دُوسرا صحیفہ ایسا نہیں جو اپنے پیروکاروں کی زندگی میں اس قدر دخیل ہو جتنا کہ قرآن کریم۔ ایک سچے مسلمان کے ہر شعبۂ زندگی پر اس کا اثر نمایاں ہے۔ خواہ وہ اُن کی رُوحانی زندگی سے متعلق ہو؛ خواہ اخلاقی زندگی سے یا سوشل اور کلچرل یا مالیاتی امور سے متعلق۔ تمام بنیادی اُصول قرآن کریم سے ہی ماخوذ ہیں۔ ہم مسلمان نہ تو پولی تھیسٹ ہیں۔ نہ پان تھیسٹ۔ نہ ہینو تھیسٹ۔ بلکہ مونسٹ بھی نہیں۔ ہم نہ تو ٹرنٹی کے قائل ہیں۔ نہ ہی ڈوئیلسٹ ہیں۔ ہمارا خدا تعالیٰ کے متعلق تصور ہر قسم کے تجسم سے مبرا ہے۔ ہم خالصتہً و حداینت پرست ہیں۔ اور اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ہمارا خدا آسمانوں اور زمینوں کا نور ہے۔ اس تصور

ہمارا کلمہ طیبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ واضح کرتا ہے۔ یعنی کوئی شخص یا شئے عبادت کے لائق نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے۔ اور محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔ قرآن کریم کی مختصر سورہ اخلاص اس تصور کو یوں پیش کرتی ہے۔ اعلان کردو کہ وہ اللہ ایک ہے۔ وہ اللہ بے نیاز ہے نہ اس نے جنا اور نہ ہی جنا گیا۔ اور کوئی بھی اس جیسا نہیں۔

ہمارا خدا ہمارے لئے نہ صرف بمنزلہ باپ ہے بلکہ مزید برآں کچھ اور بھی ہے۔ قرآن کریم کہتا ہے فَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَذِکْرِکُمْ اٰبَآءَکُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِکْرًا۔ اپنے خدا کا ذکر خیر یوں بیان کرو جیسے تم اپنے آباء کا کرتے ہو۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ۔" ہمارا خدا کوئی نیشنل دیوتا نہیں۔ وہ صرف اسرائیلیوں کا خدا نہیں۔ نہ ہی صرف عیسائیوں، مسلمانوں اور اہل ہنود کا۔ بلکہ ربّ العٰلمین ہے۔ یعنی تمام جہانوں کا ربّ۔ اور اس لئے تمام اقوام کا ربّ ہے۔

نبیٔ اسلام پاک محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ رسول ہیں۔ نہ کم نہ زیادہ۔ یہ درست ہے کہ تمام مسلمان انہیں خاتم النّبیّین یقین کرتے ہیں۔ اور آخری شارع نبی مانتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود وہ ایک انسان ہی تھے۔ بلکہ حق یہ ہے کہ اُن کی عظمت ان کی بشریت میں ہی مضمر ہے۔ آپؐ کی خصوصیت یہ ہے کہ آپؐ تمام اقوام کے لئے بشارت دینے والے اور ڈرانے والے تھے۔ اور آپؐ کی زندگی لوگوں کے لئے بہترین نمونہ تھی۔

مزید ایک نکتہ۔ وَمَا کَانَ النَّاسُ اِلَّا اُمَّۃً وَّاحِدَۃً فَاخْتَلَفُوْا۔ اور اسی طرح یٰاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّ اُنْثٰی کی آیاتِ قرآنیہ سے معلوم ہُوا کہ انسانیت، ذات پات۔ رنگ و نسل کے جھگڑوں سے پاک سوسائیٹی تھی مگر لوگوں نے اختلاف کی راہ لے لی۔ اسلام نے ان تمام امتیازاتِ رنگ و نسل کو یکسر مٹا دیا۔ اور ایک اصول بیان فرمایا کہ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ۔ یعنی اللہ کی راہ میں صرف وہی عزت دار ہے جو تم میں سے سب سے زیادہ پرہیزگار ہے۔ اس اصول نے ایک اور قدیم مسئلہ کو بھی طے کر دیا کہ جس کے تحت یہ سمجھا جاتا تھا کہ دُنیاوی مال و منال کی کسی کے پاس زیادتی اس کے مقربِ الٰہی ہونے کی دلیل ہے اور کسی کی غربت یا بیماری اس کے گناہوں کا نتیجہ ہے۔ اگر چاہیں تو صحیفہ ایوبؑ کو بائبل میں اور قرآن کریم میں بھی دیکھ لیں۔

ایک مزید منفرد نکتہ قرآن کریم نے یہ پیش کیا ہے کہ قرآن کریم کے علاوہ دوسرے صحیفوں کی اور رسول اللہؐ کے علاوہ دوسرے انبیاء و مرسلین کی بھی تصدیق کرتا ہے۔ ایک جگہ کہا۔ وَلِکُلِّ اُمَّۃٍ رَّسُوْلٌ۔ دوسری جگہ وَلِکُلِّ قَوْمٍ ھَادٍ۔ پھر تیسری جگہ فرمایا وَاِنْ مِّنْ اُمَّۃٍ اِلَّا خَلَا فِیْھَا نَذِیْرٌ۔ اور واضح کر دیا کہ ہر قوم میں اللہ نے اپنے ہادی۔ رسول اور ڈرانے والے بھیجے۔ اسلامی تعلیمات سے معمولی واقف کار بھی جانتے ہیں کہ قرآن کریم میں بعض اسرائیلی انبیاء کا بمعہ عیسٰی علیہ السلام نام کے ساتھ ذکر ہے۔ اسی اصول کے تحت ہم گوتم بدھ۔ کرشن کی بھی قدر کرتے ہیں۔ محترم چیئرمین اور جملہ سامعین میری عرض ہے کہ اگر قرآن کریم کے اس اصول کی اہمیت کو کماحقہٗ ذہن نشین کر لیا جائے، اور دوسرے مذاہب کے لیڈر بھی اس امر کو اپنے پیروکاروں کے ذہن میں جاگزیں کرتے رہیں تو اللہ تعالیٰ کے کرم سے اُمید رکھتا ہوں کہ بہت جلد ہم اس امن اور سلامتی کے زمانہ کو پا سکتے ہیں جس کی طرف یسعیاہ نے اشارہ کیا تھا کہ:-

"بھیڑیا برّے کے ساتھ رہے گا۔"

اور اقوام جہان ایک دوسرے سے بڑھ کر ہلاکت آفریں ایٹم اور ہائیڈروجن بم بنانے کے بقول میکاہ "تلواروں کو توڑ کر پھالے بنائیں گے۔"

اور قرآن کریم کے موجب:-

"وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّھَا۔"

"تمام جہان اللہ تعالیٰ کے نور کی تجلی سے معمور ہو جائے گا۔"

ایک مزید نکتہ اسلام نے یہ پیش کیا ہے کہ تمام دروازے بند ہو سکتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ کے الہام کا در کبھی بند نہیں ہوتا۔ یعنی اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے ہرگز تعلق نہیں توڑتا۔ یہ الگ بات ہے کہ بندہ خود اس تعلق کو توڑ لے۔ قرآن کریم واضح طور پر اعلان کرتا ہے اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ۔ دوسری جگہ کہتا ہے اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ پھر تیسری جگہ ہے اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ لَھُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ۔ یعنی مجھے پکارو میں جواب دوں گا۔ میں پکارنے والے کی پکار سنتا ہوں اور جواب دیتا ہوں۔ اور جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کو شعار بنایا ان کے لئے بشارات ہیں۔ اس دُنیا میں بھی اور آخرۃ میں بھی۔" ایسا ہی ہونا لازم تھا کیونکہ الہام ہی ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے ہمارا ایمان یقین کے مقام کو پہنچتا ہے۔ اور اگر کوئی مذہب اپنے پیروؤں کی اِس دلی تمنا کے بارآور ہونے کے سامان مہیا نہیں کرتا تو مذہب کے اعلیٰ ترین مقصد کو پسِ پشت ڈالتا ہے۔ یعنی ذاتی تعلق باللہ۔

اگر آج کا انسان اللہ تعالیٰ سے جواب نہیں پا رہا تو اُسے لازم ہے کہ اس کی وجوہات کو اپنے اندرونے میں جھانک کر تلاش کرے۔ ہو سکتا ہے کہ اس کی پکار مخلصانہ نہ ہو۔ یا شاید اس کے ریسیونگ سیٹ میں کوئی نقص ہو۔ یعنی اس نے خود کو اللہ تعالیٰ سے دُور ڈال لیا ہو۔

اسلام مکمل آزادیٔ ضمیر کا علمبردار ہے۔ ہر شخص کو حق حاصل ہے کہ وہ اپنی راہ خود متعین کرے۔ اور اس پر کاربند ہو۔ وہ اعلان کرتا ہے کہ لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ۔ دین کے معاملہ میں کسی قسم کا جبر روا نہیں۔ اسلام عقلِ سلیم کو اپیل کرتا ہے۔ اور کہتا ہے فَمَنْ شَآءَ فَلْیُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْیَکْفُرْ۔ چاہو تو ایمان لاؤ۔ اور چاہو تو انکار کر دو۔ قرآن کریم ایسے فقرات سے بھرا پڑا ہے کہ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ۔ کیا عقل سے کام نہ لوگے۔ اَفَلَا تَتَفَکَّرُوْنَ غور و فکر نہ کرو گے؟ اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ کیا تم نہ سُنو گے اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ کیا تم نہ دیکھو گے۔ غرضیکہ اسلام دعوتِ غور و فکر دیتا ہے نہ کہ اندھی تقلید۔ اسلام یہ نظریہ بھی پیش کرتا ہے کہ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ۔ یعنی انسان موزوں ترین قویٰ لیکر تخلیق پذیر ہُوا ہے۔ اور اس میں کسی قسم کے گناہ کی آمیزش نہیں۔ یہ بات الگ ہے کہ بعض حالات میں بعد میں وہ بگڑ جائے۔ جس کی طرف اسی سورۃ کی آیت ثُمَّ رَدَدْنٰہُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ اشارہ کرتی ہے۔ یعنی اگر وہ غلط کاری کی راہ لے تو پھر اُسے اللہ تعالیٰ رد کر دیتا ہے اور بدترین خلائق قرار دیتا ہے۔ لیکن اسلام ناامیدی اور مایوسی کا دشمن مذہب ہے۔ قرآن کریم کہتا ہے اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْھِبْنَ السَّیِّئٰتِ۔ یعنی نیک اعمال غلط کاری کے بد نتائج کو رد کر دیتے ہیں۔ اور ہمارا خدا تعالیٰ غفور الودود ہے یعنی نہایت درجہ معاف کرنے والا اور نہایت ہی محبت کرنیوالا ربّ کریم ہے۔ اسلام واضح طور پر انسان کو اپنے اعمال کے لئے ذمہ دار ٹھہراتا ہے۔ نیز کہتا ہے کہ کوئی دُوسرا شخص تمہارا بوجھ نہ اُٹھائے گا۔ لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی۔ نیز فرمایا فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ۔ نیز فرمایا اَلَّا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزْرَ اُخْرٰی کوئی بوجھ اُٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہ اُٹھائیگا۔

اخلاقیات کے متعلق تفصیلی بحث کا وقت اور موقعہ میسّر نہیں۔ اور یوں بھی جہاں تک کرو، اور نہ کرو کا سوال ہے تو یہ احکامات تقریباً سب میں قدرِ مشترک ہیں۔ البتہ ایک ضروری بات جو اسلام نے تعلیم کی ہے وہ یہ ہے کہ اس نے محبت اور عدل میں انتہا پسندی میں ایک اعتدال کی جانب اشارہ کیا ہے۔ فرماتا ہے "بُرائی کا بدلہ اسی کی حد تک ہونا چاہیئے لیکن اگر غلط کار کو معاف کر دے تاکہ اُسے اصلاح کا موقعہ ملے تو معاف کرنے والے کا اجر اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ اور اگر مظلوم ہونے کے باعث بدلہ لے تو اس پر کوئی الزام بھی نہیں۔" اسی سورۃ کی آیت چوالیس میں اللہ تعالیٰ نے صبر و تحمل اور درگذر کرنے والوں کی تعریف فرمائی ہے۔ ہم میں سے بعض اپنی زندگیوں میں دو عظیم جنگیں یا کم از کم ایک کو دیکھ چکے ہیں۔ اور دُوسری جنگِ عظیم کے بعد جنگی مجرموں کے مقدمات ابھی تازہ ہیں۔ یہ امثلہ واضح ثبوت دیتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے رسولِ کریم صلعم کے ذریعہ ہمیں ایک نہایت متوازن اور عملی تعلیم عطا فرمائی ہے۔

اسلام زندگی سے بیزاری اور نفرت کا دشمن ہے بلکہ زندگی اور اس کی جملہ ذمہ داریوں کو بخوشی قبول کرتا ہے۔ وہ ہمیں ایک ایسی مملکت کی طرف توجہ دلاتا ہے جس میں "نہ تو انسان بھوکا رہے اور نہ ننگا۔ اور یہ کہ نہ اس میں وہ پیاسا رہے نہ دھوپ میں تپتا۔" (طٰہٰ) پھر فرمایا وَفِیْٓ اَمْوَالِھِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ۔ یعنی "ان کے اموال میں اس کا بھی حصّہ ہے جو مانگے اور جو نہ مانگ سکے۔" پھر فرمایا" ان سے زکوٰۃ (ٹیکس) وصول کرو اور اُن کے اموال کو پاک کرو۔ اور ان کی جمع کردہ رقوم کو عوام کی فلاح پر خرچ کرو۔" قرآن کریم بار بار توجہ دلاتا ہے کہ "والدین سے احسان کرو۔ نیز رشتہ داروں سے اور یتیموں اور مسکینوں اور رشتہ دار پڑوسیوں اور پڑوسی اجنبیوں سے بھی نیز دوستوں اور مسافروں سے بھی نیک سلوک کرو۔" (نساء) اور واضح الفاظ میں متنبہ کرتا ہے کہ وہ لوگ جو اموال کو چھپاتے ہیں اور دُوسروں کو بھی ایسا ہی کرنے کی ترغیب دیتے ہیں! ایسے لوگوں کے لئے ایک عبرتناک سزا مقدر ہے"! سامعین کرام۔ یہ آخری الفاظ یقیناً غور طلب ہونے چاہئیں! اسلام تمام اقوام کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھاتا ہے۔ اَلصُّلْحُ خَیْرٌ۔ وہ تعلیم دیتا ہے کہ صلح میں ہی برکت ہے۔ اور کہتا ہے "کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز آمادہ نہ کرے کہ تم عدل و انصاف کے خلاف عمل کرو۔ عدل سے کام لو۔ یہی تقویٰ کے قریب امر ہے۔" اور کہتا ہے "اے اہلِ کتاب ایک بات کی طرف آجاؤ کہ ہم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی غیر کی عبادت نہ کریں اور کسی شخص یا شئے کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک نہ ٹھیرائیں۔" نیز اعلان کا حکم دیتا ہے۔" تو کہدے کہ میں ایمان لایا اس پر جو بھی اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی کتاب، اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہارے درمیان عدل سے فیصلہ کروں۔ اللہ تعالیٰ ہی ہمارا اور تمہارا ربّ ہے۔ ہمارے لئے ہمارے اعمال کا بدلہ اور تمہارے لئے تمہارے اعمال کا بدلہ ہے۔ ہمارے اور تمہارے درمیان کوئی جھگڑا نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہی ہم سب کو جمع کرنا ہے اور اسی کی طرف ہم سب لوٹیں گے۔"

معزز حضرات! مَیں نہایت مؤدبانہ عرض کرتا ہوں کہ ان آیاتِ قرآنیہ میں ایک عدیم المثال پیغامِ محبت، صلح جوئی اور عالمگیر بھائی چارگی کا دیا گیا ہے۔ اور یہ آیات ثبوت دیتی ہیں کہ نہ صرف لفظی لحاظ سے اسلام کے معنی امن و آشتی کے ہیں بلکہ اگر موقعہ دیا جائے۔ مَیں پھر عرض کرتا ہوں کہ اگر موقعہ دیا جائے تو عملی طور پر بھی آپ اسلام کو امن و سلامتی کا مذہب ہی پائیں گے۔ مَیں اپنی تقریر کو قرآنی الفاظ پر ہی ختم کرتا ہوں۔ وَاٰخِرُ دَعْوٰھُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ (شکریہ)

انگلستان میں تبلیغ اسلام کی جدوجہد بقیہ صفحہ اوّل

دھڑا دھڑ کلیسا فروخت ہو رہے ہیں۔ اور شکایات کی دہائی دی جا رہی ہے کہ کلیسا میں اتوار کے دن بھی عبادت کیلئے لوگ نہیں جاتے۔

خدا تعالیٰ کی ہستی کو ان کے سامنے مؤثر دلائل کے ساتھ پیش کرنے کے لئے پچھلے سال محترم امام صاحب نے ایک سیمینار مسجد میں THE CONCEPT OF GOD کے عنوان سے منعقد کرایا۔ اس میں اسلام کے علاوہ ہندو عیسائی سکھ اور یہودی مذاہب والوں کو مدعو کیا گیا۔ کہ ان کے مقررین اپنے اپنے مذہب کی رو سے ہستی باری تعالیٰ کے بارہ میں اپنے نظریات پیش کریں۔ مکرم و محترم حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے اسلام کی نمائندگی فرمائی۔ یہ تقریب انتہائی کامیاب رہی۔ غیر مسلم بھی کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ اور اچھا اثر لے کر گئے۔ یہ سلسلہ اب جاری رہے گا یعنی ہر سال اس موضوع پر سیمینار ہوں گے۔ انشاء اللہ۔

دی مسلم ہیرلڈ رسالہ کی اشاعت

تبلیغ کا ایک اہم ذریعہ مسلم ہیرلڈ بھی ہے۔ یہ رسالہ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے سترھویں سال میں ہے۔ اور ہر ماہ باقاعدگی سے شائع ہوتا ہے۔ متعدد لائبریریاں اس کی خریدار ہیں۔ ایک کمپنی اس کی مائیکرو فلم بھی کرتی ہے۔ یہ خریداران کے علاوہ تبلیغی طور پر مفت بھی بھجوایا جاتا ہے۔

برٹش میوزیم اور انڈیا آفس لائبریری میں اس کا باقاعدہ ریکارڈ رکھا جا رہا ہے۔ پچھلے سال اس رسالہ میں بعض نہایت اہم مضامین شائع ہوئے۔

ایک رسالہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ مبارک پر یہ الزام عائد کیا کہ نعوذ باللہ آپؐ کو مرگی کی بیماری تھی۔ اور اس لئے آپؐ نے جو وحی و الہام لوگوں کو سنائے وہ درحقیقت مرگی کے دورہ کے دوران جو کچھ آپؐ کی زبان پر جاری ہوا۔ وہ تھا۔ اس پر مسلم ہیرلڈ میں اس کے خلاف زوردار ایڈیٹوریل لکھا گیا اب یہ رسالہ واپس لے لیا گیا ہے۔ اب تک مکرم و محترم مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و تبشیر مکرم و محترم مرزا وسیم احمد صاحب مکرم و محترم چیف گمازگاہ صاحب آف سیرالیون مکرم و محترم ڈاکٹر عبد السلام صاحب مکرم و محترم جسٹس مکری صاحب آف نائیجیریا اور مکرم و محترم غلام سرور صاحب آف شیخوپورہ کو انٹرویو کیا جا چکا ہے۔ یہ سلسلہ رسالہ کے قارئین نے بہت پسند کیا ہے۔

تقاریر

تبلیغ کا ایک مؤثر ذریعہ تقاریر بھی ہیں چنانچہ لنڈن مشن کی طرف سے محترم بشیر احمد صاحب رفیق اور خاکسار و مبلغین مکرم نسیم احمد باجوہ صاحب مکرم امین اللہ خان صاحب سالک اور مکرم بشیر احمد آرچرڈ صاحب نیز مبارک احمد ساقی صاحب اور مکرم چوہدری ہدایت اللہ صاحب بنگوی کو بھی لیکچر کے لئے مختلف سکولوں کالجوں کلبوں وغیرہ میں وقتاً بعد وقتٍ بھجوایا جاتا رہا۔ قریباً دو یا تین سکولوں کی پارٹیاں مسجد دیکھنے کے لئے آتی ہیں۔ ان کو علاوہ مسجد دکھانے جانے کے تبلیغ بھی کی جاتی ہے۔ اور مناسب لٹریچر بھی دیا جاتا ہے۔ گذشتہ سال ۴۳ مختلف سکولوں اور کالجوں کے گروپ مسجد دیکھنے آئے پچھلے سال برمنگھم میں سکولوں کی ایک یونین نے ایک روزہ کانفرنس منعقد کی۔ جس میں کتب کی نمائش بھی کی۔ اس نمائش میں کتب کا سب سے بڑا سٹال لنڈن مسجد کا تھا۔ جس کا اہتمام مکرم چوہدری رشید احمد صاحب نے کیا تھا۔ ان کے ساتھ مکرم نسیم احمد صاحب باجوہ مبلغ علاقہ ساؤتھ آل بھی تشریف لے گئے تھے وہاں انہوں نے اسلامی اصول کی فلاسفی کثیر تعداد میں مفت تقسیم کی۔ اور کئی مفید پتہ جات حاصل کئے۔ سلسلہ کی کتب سے تمام DELEGATES کا تعارف کرایا گیا۔ اس تعارف کے نتیجہ میں اب ہمیں وقتاً فوقتاً مختلف سکولوں سے آرڈر آ رہے ہیں۔

اشاعت قرآن کریم ۵۰۰ سے زائد لائبریریوں میں قرآن کریم کے نسخے رکھے گئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اس خواہش کے احترام میں کہ قرآن مجید کو دنیا بھر میں پھیلایا جائے۔ یہ سکیم بنائی گئی کہ برطانیہ کی تمام بڑی بڑی لائبریریوں میں قرآن کریم رکھوایا جائے۔ چنانچہ اس کے لئے ایک سکیم تیار کی گئی اور لائبریریوں سے رابطہ قائم کیا گیا۔ چنانچہ اب تک ۵۰۰ سے زائد لائبریریوں میں قرآن مجید رکھوایا جا چکا ہے۔ فالحمد للہ یہ بھی نہایت اہم ذریعہ تبلیغ کا ہے۔ برطانیہ کے لوگ کثرت سے لائبریریوں سے کتب حاصل کرتے ہیں اس کے علاوہ بعض سکولوں اور کالجوں اور یونیورسٹیوں کی لائبریریوں کو بھی قرآن کریم بطور تحفہ دیا گیا ہے۔

تبلیغی جلسے

تبلیغ کو انگلستان کے بڑے بڑے شہروں میں وسعت دینے کے سلسلہ میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ بعض بڑے شہروں میں جلسے کئے جاویں۔ جن میں ان شہروں کے معزز طبقہ پروفیسر صاحبان اور علمی طبقہ کو مدعو کیا جائے۔ چنانچہ اس سلسلہ کی پہلی تقریب جماعت احمدیہ بمگنش سپا کے زیر اہتمام منعقد ہوئی۔ انہوں نے ایک بڑا ہال کرایہ پر حاصل کر کے شہر کے میئر کو صدارت کے لئے دعوت دے رکھی تھی۔ دو تقاریر ہوئیں۔ جو مکرم و محترم حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب اور محترم بشیر احمد صاحب رفیق امام صاحب نے اسلامی موضوعات پر کیں۔ بعد میں یونیورسٹی کے ایک پروفیسر صاحب نے شکریہ ادا کیا۔ اس تقریب میں کثرت سے غیر مسلم شامل ہوئے۔ لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔

اسی قسم کا دوسرا جلسہ جماعت احمدیہ برمنگھم نے منعقد کیا۔ یہاں بھی مکرم و محترم حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب و مکرم محترم بشیر احمد صاحب رفیق امام صاحب نے اسلامی موضوعات پر تقاریر کیں۔ یہ جلسہ بھی بہت کامیاب رہا۔ تقاریر کے بعد غیر مسلم دوستوں نے بہت سے سوالات کئے۔ جن کے جوابات دیئے گئے۔ جس پر ان دوستوں نے یہ اظہار کیا کہ ان کی غلط فہمیاں اسلام کے متعلق جو انہیں تھیں اس کے نتیجہ میں رفع ہوئی ہیں۔ ان مواقع پر مکرم چوہدری رشید احمد صاحب نے کتابوں کا سٹال لگایا۔ جس میں قرآن کریم کے علاوہ دوسری کتب رکھی گئی۔ ان میں غیر از جماعت دوستوں نے بہت دلچسپی کا اظہار کیا۔ اور کتب خریدیں۔

سٹڈی سرکل

لنڈن مشن نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر سٹڈی سرکل کا اجراء کیا تھا۔ جو خدا کے فضل و کرم سے یہ سلسلہ بہت کامیاب رہا۔ اور اس میں بہت دلچسپ اور تحقیقی مقالے پڑھے جاتے رہے۔ ممبران نے بہت دلچسپی کا اظہار کیا۔ جس کا مقالہ پڑھے جانے کے بعد سوالات سے اظہار ہوتا ہے۔

ورود حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ

جماعت انگلستان کی سب سے بڑی خوش قسمتی یہ ہے کہ ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پانچ مرتبہ انگلستان تشریف لا چکے ہیں۔ جس سے احباب جماعت کے ایمان تازہ ہوتے ہیں۔ وہاں غیر از جماعت دوستوں پر بھی اس کا اچھا اثر پڑتا ہے۔ احمدی احباب اس موقع پر اپنے غیر از جماعت دوستوں کو اپنے ہمراہ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی غرض سے لاتے ہیں جس سے وہ لازماً متأثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ نیز ان مواقع پر مختلف میٹنگز ہوتی ہیں۔ اجلاسات ہوتے ہیں اور مجلس عرفان ہوتی ہے جن سے سعید روحیں مستفید ہوتی ہیں۔

ہماری یہ بھی خوش قسمتی ہے کہ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے گذشتہ دو سال عید الفطر کی نمازیں پڑھائیں۔ جماعت احمدیہ کی تاریخ میں یہ پہلا موقع تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے نماز عید مرکز سے باہر پڑھائی ہوں۔ اسی طرح ہمیں بجا طور پر فخر ہے۔ کہ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے گذشتہ سے پیوستہ سال ہمارے جلسہ سالانہ کا افتتاح اور اختتام پُرسوز دعاؤں کے ساتھ فرمایا تھا۔ گذشتہ سال جب ہمارا تیرھواں جلسہ سالانہ ہوا۔ تو اس وقت حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ امریکہ و کینیڈا کے دورہ پر تشریف لے گئے تھے۔ لیکن آپ نے ازراہ شفقت وہاں سے بذریعہ ٹیلی فون خاص دعائیہ پیغام جماعت انگلستان کے افراد کے نام بھجوایا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

وفود برائے جلسہ سالانہ ربوہ

اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ ہمیں مختلف مواقع پر دیگر ممالک کے مہمانان کرام کی خدمت کا موقع ملتا رہتا ہے۔ گذشتہ سال علاوہ دیگر احباب کے وہ مقتدر شخصیات جن کی خدمت کا کسی نہ کسی رنگ میں ہمیں موقع ملا۔ ان میں چیف گمازنگا صاحب آف سیرالیون۔ محترم مولانا نسیم سیفی صاحب مکرم مرزا حمید احمد صاحب مکرم مولانا فضل الٰہی انوری صاحب، مکرم مولوی عبد الشکور صاحب محترم امام زوک صاحب آف پولینڈ وغیرھم شامل ہیں۔

ان کے علاوہ جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت کی غرض سے نائیجیریا۔ مغربی جرمنی۔ اسپین۔ اور ہالینڈ وغیرہ ممالک کے وفود کا گذر بھی یہاں سے ہوا۔ ان وفود کی خاطر تواضع کی گئی۔

اور حتی الامکان ان کے آرام کا خیال رکھا گیا۔ اس سلسلہ میں دیگر احباب کے علاوہ مکرم خالد اختر صاحب سیکرٹری ضیافت اور مکرم رشید احمد صاحب سجاد اور مکرم چوہدری رشید احمد صاحب نے مختلف امور میں خاکسار سے پورا تعاون فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو احسن جزا دے۔ آمین۔

گذشتہ سال مشن ہذا نے جلسہ سالانہ پر تشریف لے جانے والے احباب کی سہولت کے پیش نظر PIA سے نسبتاً سستے کرایہ کا انتظام کیا تھا۔ چنانچہ اسی انتظام کے تحت مذکورہ بالا وفود پاکستان تشریف لے گئے۔ نیز خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے انگلستان سے قریباً ۸۰ افراد جلسہ میں شمولیت کے لئے تشریف لے گئے۔ محترم امام صاحب کو گذشتہ سال پھر یہ سعادت حاصل ہوئی کہ آپ جلسہ سالانہ میں شمولیت کی غرض سے ربوہ جائیں۔ نیز گذشتہ سال مارچ میں خاکسار کو بھی یہ سعادت حاصل ہوئی کہ خاکسار ربوہ میں مجلس مشاورت میں جماعت انگلستان کی نمائندگی کرے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

سفیر پولینڈ کی آمد

پولینڈ کے سفیر برائے برطانیہ کو مکرم محترم امام صاحب نے مشن آنے کی دعوت دی جو انہوں نے بصد شوق قبول فرمائی۔ اور اس غرض سے ایک خصوصی جلسہ کا انتظام کیا گیا۔ لیکن محترم سفیر صاحب آف پولینڈ بعض مجبوریوں کی بناء پر تشریف نہ لا سکے۔ اس اجلاس سے مکرم DR. MARK HEINE صاحب نے ISLAM IN POLAND پر نہایت مدلل اور دلچسپ تقریر فرمائی۔ تقریر کے بعد آپ نے مختلف سوالات کے جواب دیئے۔

مکرم سفیر صاحب پولینڈ چونکہ مذکورہ بالا اجلاس میں شرکت نہ کر سکے تھے۔ اس لئے آپ ایک ہفتہ بعد مشن ہذا میں تشریف لائے۔ محترم امام صاحب نے آپ کے اعزاز میں چائے کی دعوت کا اہتمام کیا تھا۔ مختلف دوست بھی اس دعوت میں شریک تھے۔ مکرم سفیر صاحب نے دوستوں کے سوالات کے جواب دیئے نیز آپ کو جماعت احمدیہ کے ذریعہ دنیا میں اسلام کی خدمات کا تعارف کروایا گیا۔ جس میں انہوں نے بہت دلچسپی کا اظہار کیا۔ اس سلسلہ میں یاد رہے کہ ایک لمبے عرصہ سے محترم امام زوک صاحب نے امام صاحب کو دعوت دے رکھی تھی کہ

پولینڈ آکر آپ احمدیت و اسلام کا تعارف کروائیں۔ اس غرض سے انہوں نے پولینڈ کی مختلف یونیورسٹیوں وغیرہ میں مکرم امام صاحب کے لیکچرز کا انتظام کروایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے محترم امام صاحب گذشتہ مئی ۱۹۷۶ء میں پولینڈ کے دورہ پر گئے۔ وہاں آپ نے مختلف موضوعات پر لیکچرز دیئے۔ خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے امام زوک صاحب نے آخری دن بیعت کرلی۔ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہو گئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

جس دن مکرم امام صاحب وارسا سے واپس لندن آنے والے تھے اس دن صبح سویرے امام زوک صاحب ان کو ملنے ہوٹل میں آئے۔ اور بیعت فارم ان کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہنے لگے کہ

It is very difficult to become an Ahmadi in this country.

بیعت فارم دیتے وقت ان کی آنکھوں میں آنسو تھے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ انہیں استقامت عطا فرمائے۔ اور اُن کے ذریعہ سعید روحوں کو جلد حقیقی اسلام سے روشناس کرائے آمین۔

خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے اس طرح پولینڈ میں احمدیت کا بیج بو دیا گیا ہے۔ جس کے انشاء اللہ نیک ثمرات ظاہر ہوں گے۔ چنانچہ امام زوک صاحب کے شاگرد بھی گذشتہ سال جلسہ سالانہ ربوہ سے کچھ عرصہ قبل بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہو گئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

محترم امام زوک صاحب گذشتہ جلسہ سالانہ پر ربوہ بھی تشریف لے گئے۔ جاتے ہوئے بھی اور واپسی پر بھی امام زوک صاحب لندن چند دنوں کے لئے رُکے۔ جب آپ پولینڈ سے لندن آئے تو خاکسار انہیں خوش آمدید کہنے ایئرپورٹ گیا ہوا تھا۔ خاکسار نے نہ انہیں دیکھا ہوا تھا نہ انہوں نے مجھے دیکھا تھا۔ لیکن جب ہمارا سامنا ہوا تو دونوں ایک دوسرے کی طرف کھنچتے چلے گئے۔ اور گلے ملے۔ اس واقعہ کا خاص اثر مجھ پر ہوا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ محترم امام زوک صاحب کو وہ استقامت عطا فرمائے اور اُن کے ذریعہ اسلام جلد کمیونسٹ ممالک میں بھی غالب آئے آمین

میرے نزدیک یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی رؤیا جس میں آپ نے دیکھا تھا۔ کہ روس میں ریت کے ذرّوں کی طرح مرید پائے جاتے ہیں۔ اس کے پورا ہونے کی ابتداء ہے۔ کیونکہ پولینڈ روس کے زیر اثر ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

سالانہ تقریری مقابلہ جات

جماعت ہائے احمدیہ انگلستان کے سالانہ تقریری مقابلے ہوتے ہیں جس میں مختلف جماعتوں کے مقررین حصہ لیتے ہیں۔ گذشتہ سے پیوستہ سال صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر مہمان خصوصی تھے۔ اور آپ نے کامیاب مقررین میں انعامات تقسیم فرمائے تھے۔ نیز آپ نے یہ بھی فرمایا کہ یہ مقابلے صرف انگریزی زبان ہی میں نہیں ہونے چاہئیں۔ بلکہ اردو میں بھی ہونے چاہئیں۔

گذشتہ سال تقریری مقابلہ جات موسم گرما میں رکھے گئے۔ تاکہ سردیوں میں بھی سرگرمیاں جاری رہیں۔ ورنہ عموماً موسم سرما میں سردی کی شدت کی وجہ سے انگلستان میں ایسی تقریبات بہت کم ہوتی ہیں۔ چنانچہ گذشتہ سال تقریری مقابلہ جات نہ صرف انگریزی زبان میں ہوئے بلکہ اُردو زبان میں بھی ہوئے۔ انفرادی انعامات کے علاوہ اوّل آنیوالی ٹیم کو بھی ٹرافی دی جاتی ہے۔ چنانچہ انگریزی میں لندن کی ٹیم اوّل رہی۔

احمدیہ قبرستان

ایک لمبے عرصہ سے یہ ضرورت محسوس ہو رہی تھی۔ کہ جماعت احمدیہ کا اپنا مرکزی قبرستان ہو۔ چنانچہ اس غرض کے لئے بڑی دوڑ دھوپ کے بعد بروک وڈ کے قصبہ کے قبرستان میں ایک حصہ جو ۲½ ایکڑ پر مشتمل حاصل کر لیا گیا۔ اور اس کو صاف کروا کر اُس کو احمدیہ قبرستان کی شکل دے دی گئی ہے۔ اس میں خوبصورت درختوں کے جو پہلے سے ہی اس میں موجود تھے۔ گلاب اور دیگر پھولوں کے قطعات بھی بنا دیئے گئے۔ بروک وڈ کا قصبہ لندن سے قریباً ۳۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔

جماعت احمدیہ جلنگھم۔ بلیک برن اور رسمگنٹن سپا نے بھی اپنی کونسلوں سے سے جماعتی قبرستان کے لئے قطعات حاصل کر لئے ہیں۔ اور ان قطعات کو احمدیہ قبرستانوں میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔

مسجد لندن کے سامنے قطعات کی تنصیب

مسجد فضل لندن کے محراب کے بیرونی حصہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی تحریر جو آپ نے بوقت سنگ بنیاد لکھ کر دی تھی کندہ تھی۔ اردو میں بھی اور انگریزی میں بھی لیکن امتداد زمانہ سے اب یہ قریباً مٹ گئی تھی۔ اس تحریر کی ایک فوٹو کاپی موجود تھی۔ چنانچہ اس کو گہرے سبز رنگ کے پتھر پر کندہ کر کے مسجد کے سامنے دروازے کے قریب لگا دیا گیا ہے تاکہ مسجد میں آنے جانے والے لوگ اس کو پڑھ سکیں۔ پہلے چونکہ یہ تحریر محراب کے بیرونی طرف تھی۔ اس لئے عام طور پر لوگ اس کو نہ پڑھ سکتے تھے۔

بیرون پاکستان سب سے پہلی مسجد

احباب کو یہ علم ہو گا کہ جماعت احمدیہ نے بیرون پاکستان و ہندوستان سب سے پہلی مسجد لندن میں بنائی تھی۔ اور اس مسجد کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ اس مسجد کی تعمیر کا کل خرچ ہماری ماؤں اور بہنوں نے ادا کیا تھا۔ اس غرض کے لئے بعض نے تو اپنے زیورات تک فروخت کر دیئے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ آمین۔

اس مسجد کا سنگ بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ۱۹۲۴ء میں اپنے دست مبارک سے رکھا تھا۔ افتتاح کے لئے شہزادہ فیصل (شاہ فیصل مرحوم) نے وعدہ کیا تھا کہ وہ تشریف لائیں گے۔ لیکن بعض وجوہات کی بناء پر وہ تشریف نہ لا سکے (گو بعد میں مسجد میں آئے اور چائے کی دعوت میں شامل ہوئے) اس لئے مسجد کا افتتاح سر عبد القادر صاحب نے کیا تھا۔ ۱۹۷۶ء میں مسجد کو بنے ہوئے پورے ۵۰ برس ہو چکے تھے۔ مسجد کی مرمت بھی ہونی تھی۔ اور رنگ وغیرہ بھی۔ جس پر بہت زیادہ خرچ کا اندازہ تھا۔ ۱۹۷۵ء میں محترم امام صاحب نے جماعت کے افراد سے اپیل کی کہ اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ ہمارے دوستوں نے اپنے وعدے بھی فوراً لکھوا دیئے۔ لیکن لجنہ اماء اللہ کی صدر محترمہ مسز ڈاکٹر عبد السلام صاحب نے دوسرے روز فون پر یہ فرمایا کہ ہم چاہتی ہیں کہ یہ سارا خرچ لجنہ اماء اللہ انگلستان ادا کرے۔ کیونکہ یہ مسجد بنی بھی مستورات کے چندہ سے تھی۔ چنانچہ مسجد کی مرمت اور رنگ وغیرہ کرنے پر چار ہزار پونڈ اسٹرلنگ سے زائد خرچ ہوا ہے۔ جو کہ صرف انگلستان کی ہماری بہنوں نے ادا کیا ہے۔ یہ وہ قربانی کا عظیم جذبہ ہے جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہم میں پیدا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ

ان تمام بہنوں کو جنہوں نے اس کار خیر میں حصہ لیا ہے جزائے خیر دے۔ ان کے اموال میں برکت ڈالے اور ہمیشہ اپنے فضلوں سے نوازتا رہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں مسجد کے چاروں مینار نئے لگوائے گئے ہیں اور ساری مسجد کو گنبد سمیت باہر سے رنگ کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ محراب کے پچھلی طرف حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی تحریر جو آپ نے خاص پیغام مسجد کے افتتاح کے موقعہ پر بھجوایا تھا کندہ تھا۔ لیکن چونکہ وہ نظروں سے اوجھل تھا۔ اس لئے ضرورت تھی کہ اسے کسی ایسی جگہ لکھوایا جائے جو نمایاں ہو۔ جب ۱۹۲۶ء میں مسجد فضل مکمل ہوئی تو یہ تأثر پایا جاتا تھا کہ یہ بہت بڑی ہے۔ لیکن خدا کے فضل و کرم سے جماعت اب یہاں اتنی بڑھ چکی ہے۔ کہ صرف جمعہ کی نماز ہی میں صرف مردوں سے پوری مسجد بھر جاتی ہے اور بعض دفعہ تو دوست مسجد کے باہر نماز پڑھتے ہیں گویا مسجد اب کافی نہیں ہے۔ اس غرض کو پورا کرنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مسجد کی داہنی طرف مسجد کے ہی سائز کا ایک نیا ہال تعمیر کروانے کی تجویز ہوئی چنانچہ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کا سنگ بنیاد اپنے دورہ انگلستان و یورپ کے موقعہ پر رکھا تھا۔ اب جمعہ کے روز مستورات اسی ہال میں نماز ادا کرتی ہیں۔ اس کے علاوہ اس ہال میں مجلس عاملہ وغیرہ کی MEETING اور ناصرات کی کلاس وغیرہ ہوتی ہے۔ اس نئے ہال کے دونوں طرف دو دفاتر بھی ہیں ان میں سے ایک لجنہ اماء اللہ کو اور دوسرا خدام الاحمدیہ کو دے دیا گیا ہے۔

جلسہ سالانہ برطانیہ

برطانیہ میں خدا کے فضل و کرم سے دس گیارہ ہزار احمدی دوست ہیں۔ گزشتہ ۱۲-۱۳ سال سے برطانیہ کی جماعتوں کا سالانہ جلسہ منعقد کیا جاتا ہے جس میں دور و نزدیک سے کثرت کے ساتھ دوست شامل ہوتے ہیں۔ چونکہ ہماری مسجد اور ہال ناکافی ثابت ہوتے ہیں۔ اس لئے کوشش کی جاتی ہے۔ کہ کوئی بڑا ہال کرایہ پر لے لیا جائے یا کھلی فضاء میں بڑے بڑے شامیانے لگا کر جلسہ سالانہ منعقد کیا جائے۔ اس کے لئے ۲-۳ ماہ پہلے ہی کمیٹیاں بنا دی جاتی ہیں۔ جو محترم امام صاحب کی زیر ہدایت مختلف امور سرانجام دیتی ہیں۔ جن میں بہت پہلے سے متعلقہ افسران کو مل کر امداد حاصل کرنا اور سارے انتظامات کئے جاتے ہیں۔ گذشتہ سال ہمارا تیرھواں جلسہ سالانہ اور یمٹن پارک کی گراؤنڈز میں ہوا۔ جو دو دن جاری رہا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اُن دنوں امریکہ اور کینیڈا کے دورہ پر تشریف لے گئے ہوئے تھے لیکن آپ نے از راہ شفقت امریکہ سے بذریعہ ٹیلیفون خاص دعائیہ پیغام سب دوستوں کے لئے بھجوایا محترم امام صاحب بھی اس مبارک سفر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہمراہ تھے۔ جلسہ سالانہ کی افتتاحی تقریر خاکسار نے اور اختتامی تقریر حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے کی۔

جلسہ کے انعقاد کے معًا بعد احمدیہ ہاکی کلب کا میچ ایک انگریز ٹیم جو کہ SEVEN DARK. سے تعلق رکھتی ہے کے ساتھ ہوا۔ یہ میچ برابر رہا۔ محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے سب کھلاڑیوں سے معانقہ کیا۔ اس موقعہ پر مہمان ٹیم کو انگریزی زبان میں اسلام کی تعلیمات پر مشتمل لٹریچر پیش کیا گیا۔

جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ اور جوبلی فنڈ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹۷۳ء کے جلسہ سالانہ پر احمدیہ صد سالہ جوبلی فنڈ کا اعلان فرمایا تھا۔ اس موقعہ پر محترم امام بشیر احمد صاحب رفیق نے جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ کی طرف سے دس لاکھ پونڈ کا وعدہ فرمایا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت کے دوست باقاعدگی سے اپنے وعدہ جات کا حصہ ادا کر رہے ہیں۔ اس کے لئے تین مرتبہ ہفتہ وصولی منایا گیا۔ جس میں مختلف وفود دوستوں کے گھروں پر گئے اور انہیں یاد دہانی کروائی۔ چنانچہ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی متعدد بار جماعت انگلستان کی حقیر قربانیوں پر خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ اب تک ایک لاکھ پونڈ کی ادائیگی ہو چکی ہے۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

مسجد ناصر گوٹن برگ

احمدیہ صد سالہ جوبلی فنڈ کے ماتحت سب سے پہلی بنائی جانے والی مسجد گوٹن برگ میں مسجد ناصر بنائی گئی ہے۔ خدا کا لاکھ لاکھ احسان ہے کہ اس کی تعمیر میں معتدبہ حصہ جماعت انگلستان نے لیا۔ وذلك فضل اللّٰه يؤتيه من يشاء۔ مسجد ناصر گوٹے برگ کے افتتاح کے موقعہ پر جہاں دوسرے مختلف ممالک سے دوستوں نے شرکت کی وہاں محترم امام صاحب کو حضور کے قافلہ میں اور خاکسار کے علاوہ تقریبًا ۵۰ دوستوں کو یہ توفیق ملی کہ وہ انگلستان سے اس مبارک اور تاریخی تقریب میں حصہ لے سکیں۔ یہ ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی خواہش تھی کہ دوست مختلف ممالک سے اس مبارک تقریب میں حصہ لیں۔ خدا کے فضل سے ہمیں یہ توفیق ملی کہ ہم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس مقدس خواہش کو پورا کر سکے۔

سیرۃ النبی صلعم کے جلسوں کا انعقاد

لندن مشن کے مختلف شہروں میں لندن کے علاوہ سولہ شاخیں ہیں۔ جہاں خدا کے فضل و کرم سے متعدد جماعتیں ہیں۔ فی الوقت محترم امام صاحب بشیر احمد رفیق کے ساتھ خاکسار لندن میں۔ گلاسکو میں محترم بشیر احمد صاحب آرچرڈ۔ ساؤتھ ہال میں محترم نسیم احمد صاحب باجوہ اور بڈرسفیلڈ میں محترم امین اللہ خان صاحب سالک بطور مبلغ کام کرنے کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ تقریبًا ہر بڑی جماعت میں جماعتی جلسے ہوتے ہیں جن میں جماعت کے دوستوں کو موقعہ کی مناسبت سے تربیتی و تبلیغی فرائض کی یاد دہانی کروائی جاتی ہے۔

مسجد فضل لندن کے زیر اہتمام ہر سال سیرۃ النبی صلعم کا جلسہ بڑی شان سے منایا جاتا ہے۔ اور اس طرح اپنے محبوب آقا سیدنا حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور نذرانۂ عقیدت پیش کیا جاتا ہے۔ چنانچہ گذشتہ سال سیرۃ النبی کے جلسہ پر مختلف مذاہب کے نمائندوں کو یہ دعوت دی گئی تھی کہ تشریف لاکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کریں۔ اس میں میئر آف وانڈز ورتھ کے علاوہ بشپ آف کنگسٹن۔ سردار مہر مندر سنگھ مسٹر بردواج پریذیڈنٹ ہندو سوسائٹی لندن ٹام کاکس ایم پی۔ لارڈ ممبر میئر مشہور مستشرق اور حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے شرکت کی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور نذرانۂ عقیدت پیش کیا۔ نیز بہت سارے انگریز دوستوں نے بھی اس جلسہ میں شمولیت کی۔ اور اسلامی تعلیمات سے متأثر ہوئے۔

امسال سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ انشاء اللہ ۲۴ اپریل ۱۹۷۷ء میں ہوگا اس کے لئے بے شمار غیر مسلم دوستوں کو دعوت نامے بھجوائے جا چکے ہیں۔ اور اُمید کی جاتی ہے کہ میئر آف وانڈز ورتھ کے علاوہ مختلف مذاہب کے نامور علماء تشریف لاکر آنحضرت صلعم کی زندگی کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار فرمائیں گے۔ یہ پالیسی اس لئے اختیار کی گئی ہے تا غیروں کے منہ سے بھی آنحضرتؐ کے متعلق تأثرات سُنے جائیں۔ اور ان کو بھی آنحضرتؐ کے اسوہ حسنہ سے متعارف کرایا جائے۔ ان مواقع پر دوستوں کی تواضع چائے سے کی جاتی ہے۔ اس دوران غیر مسلم حضرات کو احمدی دوست اُن کے سوالات کے جواب بڑی عمدگی سے دیتے ہیں۔ نیز مختلف موضوعات پر لٹریچر بھی تقسیم کیا جاتا ہے۔

جنرل میٹنگز

دیگر جماعتوں کے علاوہ لندن میں ماہانہ جنرل میٹنگز ہوتی ہیں۔ جن میں مختلف موضوعات پر تقاریر ہوتی ہیں۔ تقاریر کے علاوہ کئی قسم کے پروگرام بھی ہوتے ہیں۔ گزشتہ ماہانہ میٹنگ میں محترم امام صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ یورپ وامریکہ کے سلائیڈز دوستوں کو دکھلائے اور مختلف سوالات کے جواب دیئے۔

احمدیہ سپورٹس کلب

انگلستان کے احمدی نوجوانوں میں کھیلوں میں دلچسپی بڑھانے کے لئے احمدیہ سپورٹس کلب ۱۹۷۶ء میں شروع کیا گیا۔ محترم امام صاحب نے اس کا چیئرمین خاکسار کو اور سیکرٹری مکرم ناظم غوری صاحب کو مقرر فرمایا ہے۔ اب تک اس کے زیر انتظام مختلف جماعتوں کے علاوہ مرکزی ٹیم کے تیرہ ہاکی کے میچز اور ایک ایک بیڈمنٹن اور ٹیبل ٹینس کے ٹورنامنٹ منعقد کئے جا چکے ہیں۔ اس کے علاوہ محمود ہال میں باقاعدگی سے ہر جمعہ ہفتہ اور اتوار کی شام کو بیڈمنٹن اور ٹیبل ٹینس کھیلا جاتا ہے۔ بیڈمنٹن اور ٹیبل ٹینس ٹورنامنٹ کے فائنل میچز حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت ملاحظہ فرمائے۔ اور اپنے دست مبارک سے انعامات بھی تقسیم فرمائے۔

خدام الاحمدیہ کا اجتماع

ہر سال مجالس خدام الاحمدیہ انگلستان کا سالانہ اجتماع لندن میں منعقد ہوتا گو گذشتہ سال بعض وجوہات کی بنا منعقد نہ ہوسکا۔ اس میں تقریبًا ۶۰۰

قریب خدام و اطفال دور و نزدیک سے شامل ہوتے ہیں۔ اجتماع دو دن ہوتا ہے۔ اور بیرون لندن سے آئے ہوئے خدام و اطفال مشن کے انتظام کے ماتحت مسجد ہی میں ٹھہرتے ہیں۔ اس موقعہ پر تعلیمی پروگرام کے علاوہ ورزشی مقابلہ جات ہوتے ہیں۔ نیز نماز تہجد۔ درس اور نمازوں میں باقاعدگی سے خدام شامل ہوتے ہیں۔

اسی طرز پر جلنگھم کے خدام بھی سال میں ایک مرتبہ [illegible] Festival مناتے ہیں۔ گذشتہ سال تقسیم انعامات کے لئے جلنگھم کے میئر تشریف لائے تھے۔ خاکسار نے اس موقعہ پر انہیں قرآن کریم اور چند دوسری کتب تحفۃً پیش کی تھیں۔ امسال یہ [illegible] فروری ۱۹۷۷ء میں ہوا محترم امام صاحب نے اس کا افتتاح فرمایا۔ اور خدام کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اس سال بھی لندن کے علاوہ ساؤتھ ہال سے خدام و اطفال سے coach بھر کر جلنگھم گئی۔ تقسیم انعامات کے لئے جلنگھم کے میئر تشریف لائے ہوئے تھے۔ انہوں نے فائنل میچ بھی دیکھے۔ اور جماعت احمدیہ جس رنگ میں امن و امان قائم کئے ہوئے ہے۔ اس کی تعریف کی اور خوشنودی کا اظہار کیا۔

اشاعتِ لٹریچر

خدا کے فضل و کرم سے لندن مشن کو یہ فخر حاصل ہے کہ یہاں سے بہت عمدہ اور مفید لٹریچر شائع کیا جاتا رہا ہے۔ اور کیا جا رہا ہے۔ حال ہی میں احادیث کی مشہور کتاب ریاض الصالحین کا انگریزی ترجمہ شائع کیا تھا۔ یہ ترجمہ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے فرمایا تھا۔ اس کے علاوہ Qadianies a non-muslim minority in Pakistan شائع کیا گیا۔ اور تمام مشنوں کو سپلائی کیا گیا۔ اس کتابچہ میں پروفیسر عبدالغفور صاحب کے اس مضمون کا جواب ہے۔ جو آپ نے رابطۃ العالم الاسلامی میں شائع کروایا تھا۔ اس میں واضح کیا گیا ہے کہ کس طرح ہر بات میں پروفیسر صاحب نے جھوٹ بولا ہے۔ اسی طرح دسمبر ۱۹۷۶ء میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رؤیا و کشوف پر مشتمل مجموعہ "تذکرہ" کا انگریزی ترجمہ شائع کیا گیا۔ جو ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گیا۔ اور ابھی مطالبہ مزید نسخوں کا ہے۔ اس کے علاوہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی جلسہ سالانہ کی افتتاحی تقاریر کا انگریزی ترجمہ بھی شائع کیا گیا ہے۔ جو تمام مشنوں کو بھجوایا گیا ہے۔

ان کے علاوہ بے شمار کتب اور پمفلٹ ہیں جو یہاں سے شائع ہوئے۔ تراجم میں حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے ہم ممنون ہیں۔ کہ انہوں نے اپنا سارا وقت صرف کر کے یہ تراجم کئے اور اس طرح ہم انہیں شائع کرنے کے قابل ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ حضرت چوہدری صاحب کو جزائے خیر دے۔ ہمت دے اور صحت والی لمبی عمر سے نوازے۔ آمین ثم آمین۔

اسی سلسلہ میں ہم نے قرآن کریم۔ تذکرہ اور ریاض الصالحین کا ترجمہ بہت سی لائبریریوں میں تحفۃً رکھوایا۔ جس کی قیمت مختلف دوستوں نے ادا کی ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین

مائیکرو فلم

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام کتب جو آپ نے تحریر فرمائیں انہیں محفوظ کرنا ہمارا اولین فرض ہے۔ اس غرض سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام کتب کو ایک مائیکرو فلم کمپنی کے ذریعہ مائیکرو فلم کر کے محفوظ کر لیا گیا ہے۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

مرکزی تنظیمیں

یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ مرکزی تنظیمیں خدام الاحمدیہ، انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ انگلستان بھی سرگرم عمل ہیں۔ اور باقاعدگی سے اپنی ماہانہ میٹنگز منعقد کرتی ہیں۔ ان دنوں خدام الاحمدیہ کے قائد مکرم ڈاکٹر ولی شاہ صاحب ہیں۔ انصار اللہ کے زعیم مکرم ہدایت اللہ صاحب منگوی اور لجنہ اماء اللہ کی صدر مسز ڈاکٹر عبدالسلام صاحبہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان سب کو اور ان تمام کو جو ان کی مدد کرتے ہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

اراکین مجلس عاملہ کا انتخاب

گذشتہ سال مرکز کے حکم پر پہلی مرتبہ انگلستان کی مجلس عاملہ کے اراکین کا انتخاب کرایا گیا۔ اس کے جنرل سیکرٹری مکرم ہدایت اللہ صاحب منگوی مقرر ہوئے۔ مجلس عاملہ کا اجلاس بڑی باقاعدگی سے محترم امام صاحب کی زیر صدارت ہر ماہ ہوتا ہے۔ جس میں مختلف امور پر سیر حاصل بحث کی جاتی ہے۔ اور فیصلے مرکز کی راہنمائی حاصل کرنے کی غرض سے مرکز کو بھجوائے جاتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے سیکرٹری مال کے لئے محترم بزرگوار سید اقبال شاہ صاحب کو منظور فرمایا ہوا تھا۔ گذشتہ ماہ آپ اچانک دماغ کی رگ پھٹ جانے کی وجہ سے وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

آپ ریٹائرڈ ہونے کے بعد قریباً چار سال سے مشن کے فنانس کا کام بطور والنٹیئر کرتے چلے آ رہے تھے۔ روزانہ باقاعدگی سے آپ مشن آتے تھے۔ بہت نیک صابر اور متحمل مزاج تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ اور لواحقین کو صبر عظیم کی توفیق عطا فرمائے آمین

اب مرکز کے ارشاد کے بموجب محترم محمد یامین ندیم صاحب کو فنانس سیکرٹری مقرر کیا گیا ہے۔ جلد ہی انتخاب کروایا جائیگا۔

موودی وسلائیڈز کلب

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب گذشتہ سال تشریف لائے تو فرمایا کہ ایسا انتظام ہونا چاہیئے کہ مختلف مشن اپنی تبلیغی سرگرمیوں کے متعلق دوسرے مشنوں کو مطلع کرنے کے لئے آپس میں موودی فلموں اور سلائیڈز وغیرہ کا تبادلہ کیا کریں۔ چنانچہ اسی غرض سے گذشتہ سال محترم امام صاحب نے موودی وسلائیڈز کلب کا اجراء فرمایا۔ اس وقت تک اس میں حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کے مختلف دورۂ یورپ و امریکہ کی فلمیں اور سلائیڈز موجود ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب دوسرے ممالک کو ان کی کاپیاں کروا کر بھجوائی جائیں گی۔ تاکہ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کے بابرکت اور باثمر دورہ سے دوسرے ممالک کے احمدی دوست بھی مستفید ہو سکیں۔

ورلڈ بلال ریڈیو امیچیور کلب

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب ۱۹۷۳ء میں یورپ کے دورہ پر تشریف لائے تھے تو آپ نے یہاں ورلڈ بلال امیچیور ریڈیو کلب کا اجراء فرمایا تھا۔ جس کا سیکرٹری حضور نے خاکسار کو مقرر فرمایا تھا۔ اس سلسلہ میں مکرم خواجہ رشید الدین صاحب قمر اور مکرم سید وسیم احمد صاحب نے تحریری امتحان پاس کر لیا ہے اور صرف Morse Code کا امتحان باقی ہے۔ گذشتہ سال اردگرد کے کالجوں میں داخلہ نہ مل سکا۔ انشاء اللہ اس سال یہ امتحان بھی پاس کر لیں گے۔

ہفتۂ وصولی

گذشتہ سال دسمبر میں ہفتۂ وصولی منایا گیا۔ اسی ہفتہ کے دوران مختلف وفود سب دوستوں کے گھروں پر حاضر ہوئے۔ ان کا حال احوال دریافت کیا۔ بیماروں کی تیمارداری کی گئی۔ نیز لازمی چندہ جات کی طرف توجہ دلائی گئی۔ اس کا انتظام مکرم خواجہ رشید الدین صاحب قمر نے کیا۔ جن کے سپرد پہلے ہی لندن میں وصولیوں کا کام ہے۔ آپ نے مختلف علاقوں کے لئے محصلین مقرر کئے ہوئے ہیں۔ جو ہر ماہ چندہ جات مشن میں جمع کرواتے ہیں۔

اجتماعی وقار عمل

گو لندن کے خدام ہر اتوار کو مشن ہاؤس آتے ہیں اور مشن ہاؤس و مسجد کی صفائی کرتے ہیں۔ نیز پودوں کی دیکھ بھال کرتے ہیں۔ لیکن ضرورت اس بات کی تھی کہ انصار۔ خدام اور اطفال مل کر بھی وقار عمل کریں۔ چنانچہ ایک اجتماعی وقار عمل منایا گیا جس میں انصار بزرگ۔ خدام بھائی اور اطفال شامل ہوئے۔ صبح دس بجے سے لے کر شام ۴ بجے تک یہ وقار عمل ہوا۔ خدا کے فضل سے کافی کام ہوا۔ وقفہ میں دوستوں کی خدمت میں کھانا بھی پیش کیا گیا۔ اس وقار عمل میں قریباً ۱۵۰ دوست شامل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم سب کو اپنے فضلوں سے نوازتا رہے اور صحیح رنگ میں کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور وہ دن جلد آئے جب اسلام ساری دنیا میں غالب ہو۔ آمین

ہڈرسفیلڈ میں مشن ہاؤس کے طور پر استعمال کئے جانے کے لئے ایک بڑا مکان خرید لیا گیا ہے اسکے ساتھ ہی ایک بڑا ہال بھی ہے جو مکان کا حصہ ہے اس ہال کو مسجد کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے۔ اور اس میں بآسانی دو تین صد افراد بیٹھ سکتے ہیں۔ یہ جماعت ایک ماہوار مختصر رسالہ "البلاغ" کے نام سے شائع کرتی ہے۔ مکرم امین اللہ خان صاحب سالک نے عرصہ زیر رپورٹ میں متعدد معززین شہر کو اسلامی لٹریچر پیش کیا۔

جماعت احمدیہ جلنگھم بھی ایک ماہوار رسالہ "The Gazette" کے نام سے شائع کرتی ہے۔ یہ جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت مستعد ہے۔

ساؤتھ آل میں مکرم نسیم احمد صاحب باجوہ جماعت کی تربیت و تنظیم کے سلسلہ میں بہت اچھے رنگ میں کام کر رہے ہیں۔ ان کی رہائش اور مشن ہاؤس کے طور پر استعمال ہونے کے لئے ایک مکان کرایہ پر ہانسلو کے علاقہ میں لیا گیا ہے۔ مکرم باجوہ صاحب نے عرصہ زیر رپورٹ میں متعدد جماعتی تربیتی امور میں مقابلے کرائے۔ اور جماعت میں بیداری پیدا کی ہے۔

اسلامی پردہ (بقیہ اداریہ صفحہ ۲)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ؕ (احزاب آیت ۳۷ ع)

کسی مومن مرد یا عورت کے لئے جائز نہیں کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی معاملہ میں کوئی فیصلہ کر دیں تو وہ (پھر بھی) اپنے معاملہ کا اپنی مرضی سے فیصلہ کریں اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرتا ہے وہ کھلی کھلی گمراہی میں پڑتا ہے ہمیں اس بات کے بیان کرنے میں کوئی باک نہیں کہ اس آیہ کریمہ کی موجودگی کے بعد جو کوئی مسلمان کہلانے والا مرد ہو یا عورت، اسلامی پردہ کے سلسلہ میں اپنے لئے کوئی علیحدہ بات نکالتا ہے تو قرآنی بیان کے مطابق وہ کھلی کھلی گمراہی میں پڑتا ہے۔ خواہ کوئی ایک اسلامی ملک ہو یا ایک سے زیادہ۔ خواہ ان کی تعداد ہزاروں ہو یا لاکھوں اور کروڑوں میں ہو۔ قرآنی بیان کے مطابق درحقیقت سب کے سب فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا کی تصویر بن چکے ہیں !!

اگر تو اسلامی تعلیم اور قرآن مجید وحئی الٰہی اور تا قیامت شریعت ہے اور اس کے احکام نوع انسان کی فلاح و بہبود کا پہلو اپنے اندر رکھتے اور ابدی صداقت کے حامل ہیں جن پر زمانہ کے حالات کی تبدیلی کا مطلق اثر نہیں، وہ ایک مضبوط چٹان کی طرح اپنی جگہ قائم ہیں تو جو کوئی ان کو نہیں مانتا اور دل و جان سے ان پر عمل نہیں کرتا وہ اپنے اسلام اور ایمان کی فکر کرے۔ قبل اس کے کہ اپنے غرور اور بہکے ہوئے انداز فکر سے دوسروں کو بھی بہکانے کی کوشش کرے۔

اس زمانہ میں مغربی تہذیب کے دلدادگان نے بے پردگی کا پورا تلخ عملی تجربہ کر لیا ہے۔ ان کا معاشرہ جس طور پر گند سے بھر چکا ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ ان لوگوں کی فطرتیں ہی مسخ ہو چکی ہیں۔ اسی وجہ سے ان کو اپنے برے اعمال بھی خوبصورت اور خوشنما نظر آتے ہیں۔ ورنہ اندر سے ان کا معاشرہ انسانیت کی اعلیٰ قدروں سے محروم ہو کر بدنما صورت اختیار کر چکا ہے ——— چنانچہ انہیں لوگوں میں سے جن کی آنکھوں سے مغربیت کے غیر فطرتی پردے ہٹ رہے ہیں اور ان کے دل نور ایمان سے منور ہو رہے ہیں وہ مغربیت کے گندے معاشرے سے دور بھاگ کر اسلام کی پناہ میں آ رہے ہیں۔ امریکہ میں اسلام و احمدیت کو قبول کرنے والی خواتین جن کو اس معاشرے کا تلخ اور مشاہداتی تجربہ ہے۔ اور اسلام لانے سے قبل خود بے پردگی کی آزادانہ زندگی کی عادی رہی ہیں وہ اب نہایت تیزی کے ساتھ اسلامی پردہ کو اپنانے لگی ہیں۔ وہ بڑی خوشدلی اور خاص جذبہ کے ساتھ پردہ کے احکام پر عمل کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ اس لئے کیا یہ عجیب بات نہ ہو گی کہ ترقی یافتہ ممالک ہی سے اسلام قبول کرنے والی احمدی مسلم خواتین تو پردہ کو پسند کرنے لگیں اور ہمارے یہاں کی پیدائشی مسلمان خواتین پردے کو تیاگنے کے لئے پر تول رہی ہوں ——— ! یا للعجب !!

اعلانِ نکاح

مورخہ ۲۹/۳/۷۷ کو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے مسجد مبارک میں بعد نماز مغرب، عزیزہ راشدہ شاہین صاحبہ بنت مکرم منظور احمد صاحب ساکن بلاری ضلع بھاگلپور صوبہ بہار کا نکاح مکرم محمد اختر حسین صاحب ولد مکرم محمد اصغر حسین صاحب ساکن نانپور ملکی ضلع مونگھیر صوبہ بہار کے ساتھ مبلغ گیارہ ہزار روپے مہر پر پڑھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین کے لئے موجب رحمت و برکت بنائے۔ آمین۔

اس خوشی میں مکرم منظور احمد صاحب نے اعانت بدر میں مبلغ ۱۰/- روپے۔ درویش فنڈ میں ۱۰/- روپے۔ شادی فنڈ میں ۱۰/- روپے اور شکرانہ فنڈ میں ۱۰/- روپے ادا فرمائے ہیں۔ جزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

(ایڈیٹر بدر)

تصحیح

۱۔ اخبار بدر مجریہ ۷ اپریل صفحہ اول کالم ۲ کی پہلی سطر میں دعا کے فقرہ کے الفاظ ہو کتابت سے غلط شائع ہو گئے ہیں۔ درست فقرہ یوں ہے۔ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ۔

۲۔ اسی اشاعت کے صفحہ ۲ کالم ۲ میں سورۃ انبیاء آیت ۳۱ سہو کتابت سے غلط شائع ہو گئی ہے۔ درست یوں ہے۔ اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ؕ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ؕ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ۔ احباب اس کے مطابق تصحیح فرما لیں۔ (اسسٹنٹ ایڈیٹر)

حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کی شائع کردہ
تبلیغی کتب

(۱) پیارے خدا کی پیاری باتیں۔
(۲) مسلم نوجوانوں کے سنہری کارنامے۔
(۳) مسلمانوں کی ترقی کی صرف ایک راہ۔
(۴) اہل اسلام کس طرح ترقی کر سکتے ہیں۔
(۵) احمدیت سے متعلق پانچ سوالات کے جوابات
(۶) خدا تعالیٰ کا ایک عظیم الشان معجزہ۔
(۷) ایک چیلنج دربارہ امام الزمان۔

نوٹ: درخواست آنے پر فہرست کتب مع قیمت مفت ارسال کی جائے گی ——— !

خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر فرمایئے۔

YUSUF AHMAD ALLADIN,
ALLADIN BUILDINGS,
SAROJINI DEVI ROAD,
SECUNDERABAD. (A.P)

VARIETY
CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
پائیدار اور بہترین ڈیزائن پہ ویرائٹی
لیدر سول و ربڑشیٹ کے سینڈل
زنانہ و مردانہ چپلوں کا
چپل پروڈکٹس کانپور
واحد مرکز (ٹکمیا بازار ۔ ۲۹/۴۲)

ہر قسم اور ہر ماڈل
کے موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمایئے
AUTOWINGS
آٹو ونگس
32, SECOND MAIN ROAD
C.I.T. COLONY
MADRAS — 600004,
PHONE. NO. 7636.

جماعت احمدیہ اترپردیش کی سالانہ کانفرنس

بتاریخ ۲ و ۳ اخاء ۵۶ ۱۳ ہش مطابق ۲ و ۳ اکتوبر ۱۹۷۷ء

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال جماعت احمدیہ اترپردیش کی سالانہ کانفرنس بتاریخ ۲ و ۳ اخاء (اکتوبر) کو اترپردیش کے مرکزی اور تاریخی مقام لکھنؤ میں منعقد ہوگی۔ انشاء اللہ احباب کرام سے درخواست ہے کہ کانفرنس میں شرکت کیلئے ذہنی طور پر ابھی سے پروگرام بنائیں اور کانفرنس کی کامیابی اور بابرکت ہونے کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

اترپردیش اور راجستھان کی جماعتیں چندہ "کانفرنس" خاکسار کو درج ذیل پتہ پر ارسال کرکے عنداللہ ماجور ہوں۔ خط و کتابت بھی اسی پتہ پر سیکرٹری صاحب مجلس استقبالیہ سے فرمائیں۔

خاکسار
عبدالحق فضل صدر مجلس استقبالیہ

پتہ برائے خط و کتابت:-
مکرم حمید اللہ خانصاحب افغانی۔ سیکرٹری مجلس استقبالیہ۔
P.O. DAN PUR - 202392
BULAND SHAHR (U-P)

ایک نمونہ!

تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے کہ اس کے ذریعہ ہمارے پاس ایسی رقم جمع ہوجائے، جس سے تبلیغ کے کام کو وسیع سے وسیع تر کیا جائے۔ اس بارے میں قربانی کے لئے تیار کرتے ہوئے سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریک جدید کے آغاز کے وقت فرمایا تھا:-

"سادہ زندگی اختیار کرنے کی تحریک گو حکم نہیں لیکن بعض حالات میں قرآن کریم کا حکم ہے کہ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی نعمت ملے تو انسان کے بدن پر بھی اس کا اثر ظاہر ہونا چاہیئے۔ مگر آج اسلام کے لئے قربانیوں کا زمانہ ہے اور ایسا زمانہ ہے کہ ہمیں چاہیئے کہ اسلام کی خاطر قربانی کرنے کی غرض سے جائز خواہشات کو بھی جہاں تک چھوڑ سکیں چھوڑ دیں۔ جب تک ایسا نہ کیا جائے۔ اسلام کو ترقی حاصل نہیں ہوسکتی۔ پس جن لوگوں کے قلوب میں محبت ہے، اسلام کی خدمت کا احساس ہے۔ ان کو چاہیئے کہ وہ اپنی زندگیوں کو سادہ بنائیں اور ایسا بنائیں کہ زیادہ سے زیادہ خدمت اسلام کرنے کے قابل ہوسکیں۔ اور دنیا میں ابھی حقیقی مساوات قائم کریں۔ جس کے بغیر دنیا میں کوئی امن قائم نہیں ہوسکتا۔"

سادہ زندگی، سادہ لباس اختیار کرکے اسلام کے غلبہ کی خاطر قربانی پیش کرنے کی قابل رشک مثالیں بفضلہ تعالیٰ ہماری جماعت میں بکثرت موجود ہیں۔ حال ہی میں جماعت احمدیہ بھدرک (اڑیسہ) کی ایک مخلص بہن مکرمہ زینب خاتون صاحبہ، جن کی حیثیت چھ روپے سالانہ چندہ تحریک جدید کی ہے۔ لیکن اخلاص سے مطالبات تحریک جدید پر عمل کرتے ہوئے ایک صد چھ روپیہ چندہ ادا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس بہن کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ نیز ہم سب کو بڑھ چڑھ کر قربانیاں پیش کرنے اور خدمت سلسلہ کی توفیق بخشے۔ آمین۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

درخواست دعا

خاکسار عبدالرحیم یونس، مقامات مقدسہ کی زیارت کے لئے کراچی سے قادیان آیا ہوا ہے میں اپنے اور اپنی اہلیہ صاحبہ اور بچوں کی دینی و دنیوی ترقیات نیز صحت و سلامتی کے لئے احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتا ہوں۔

خاکسار: کچھی میمن عبدالرحیم یونس آف کراچی۔ نزیل قادیان

جماعت احمدیہ کیرنگ کا ۱۳ واں جلسہ سالانہ!

بتاریخ ۱۶ و ۱۷ شہادت ۵۶ ۱۳ ہش مطابق ۱۶ و ۱۷ اپریل ۱۹۷۷ء

جماعت احمدیہ کیرنگ (اڑیسہ) کا تیرہواں جلسہ سالانہ مؤرخہ ۱۶ و ۱۷ شہادت ۵۶ ۱۳ ہش مطابق ۱۶ و ۱۷ اپریل ۱۹۷۷ء کو منعقد ہو رہا ہے۔ اس جلسہ کی کامیابی اور ہر طرح بابرکت ہونے کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار
عبدالحلیم۔ مبلغ جماعت احمدیہ کیرنگ

زکوٰۃ

زکوٰۃ اسلام کا ایک اہم اور بنیادی رکن ہے۔ جس طرح نماز فرض ہے۔ اسی طرح اس کی ادائیگی فرض ہے۔ کوئی دوسرا چندہ زکوٰۃ کا قائمقام تصور نہیں ہوسکتا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کی رو سے زکوٰۃ کی تمام رقوم مرکز میں آنی چاہئیں۔

تمام صاحب نصاب احباب کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ جس قدر زکوٰۃ آپ کے ذمہ واجب الاداء ہے۔ اسے ادا کرکے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق بخشے۔ آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

درخواست ہائے دعا

۱۔ عزیزہ بشریٰ قادری میری بیٹی اور سید غلام الدین احمد شاہ صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کلکٹر آف کٹک کی بہو معہ اپنی بچی عزیزہ مفیضہ الماس، مؤرخہ ۱۵ اپریل ۱۹۷۷ء کو دہلی سے امریکہ کے لئے روانہ ہونگی۔ تمام درویشان کرام اور بزرگوں سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے سفر میں حافظ و ناصر ہو۔

گزشتہ دنوں عزیزہ نے معہ اپنی والدہ اور میرے لڑکے عزیز مسعود احمد کے قادیان دارالامان کے مقامات مقدسہ کی زیارت کی بھی توفیق پائی۔ الحمدللہ۔

خاکسار: نورالدین صدیقی۔ اسمٰعیل نگر میرٹھ۔

۲۔ میرے والد صاحب کافی کمزور ہوگئے ہیں اور بہت سی پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ اسی طرح میری دادی صاحبہ بھی عرصہ سے بیمار اور ضعیف ہوگئی ہیں۔ ہر دو کی صحت یابی کے لئے نیز میرا بھائی کاروبار شروع کرنے والا ہے۔ اس کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتی ہوں۔

خاکسارہ: رضیہ سلطانہ بھدرک

موصوفہ نے مبلغ ۵/- روپے صدقہ کی مد میں ادا کئے ہیں۔ جزاھا اللہ تعالیٰ۔

۳۔ میری بڑی لڑکی عزیزہ رضیہ بانو بیگم نے ٹیلرنگ کی ایک کلاس کھول رکھی ہے جس میں چند لڑکیاں تربیت کیلئے آرہی ہیں۔ اسکی ترقی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہوئے عزیزہ نے مبلغ ۱۰/- روپے درویش فنڈ کی مد میں ادا کئے ہیں۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ میرے سب بچوں کی نمایاں کامیابی اور ٹیلرنگ کلاس کی ترقی کے دعا فرمائیں۔

خاکسار:
محمد شمس الدین مددگار مدرس۔ حیدرآباد دکن

۴۔ خاکسار امسال B.A Part I (only English) کے امتحان میں شریک ہو رہا ہے۔ نمایاں کامیابی کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: محمد انعام غوری قادیان۔